REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION No. PB/GDP-6

جلد ۳۸ نمبر ۳۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly "BADR" Qadian 143516

ایڈیٹر:- عبد الحق فضل

نائب:- منشی محمد فضل الرحمٰن

سالانہ چندہ ۔ ۳۵ روپیہ

ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک

فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

ہفت روزہ بدر قادیان

۷ محرم ۱۴۱۰ ہجری ۔ ۱۰ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۔ ۱۰ اگست ۱۹۸۹ء

1599 Mr. S.O. Salam Vill. ... P.O. Kood... Dist. Cuttack (Orissa)

اخبار احمدیہ

قادیان ۶ ظہور (اگست) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازئ عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ملفوظات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"دعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ جو ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے جب تک خود انسان دعا اور اس کی کیفیات کا تجربہ کار نہ ہو۔ وہ اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے۔ اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اس پر نظر کرتا ہے۔ اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے۔"

"زبان سے دعویٰ کرنا کہ میں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے آسان ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے۔ جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے۔ وہ پا لیتا ہے سچے دل سے قدم رکھنے والے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ جب انسان کچھ دین کا اور کچھ دنیا کا ہوتا ہے۔ آخر کار دین سے الگ ہو کر دنیا ہی کا ہو جاتا ہے۔ اگر انسان ربانی نظر سے مذہب کو تلاش کرے تو تفرقہ کا فیصلہ بہت جلد ہو جاتے مگر نہیں۔ یہاں مقصود اور غرض یہ ہوتی ہے کہ میری بات رہ جاوے۔ دو آدمی اگر بات کرتے ہیں تو ہر ایک ان میں سے یہی چاہتا ہے کہ دوسرے کو گرا دے۔ اس وقت تو جیونٹی کی طرح تعصب، ہٹ دھرمی۔ اور ضد کی بلائیں لگی ہوئی ہیں"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۵-۲۷۴)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمّد رّسُول اللّٰہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۱۰ ظہور ۱۳۶۸ ہش

مباہلہ کیرلہ کی رپورٹ پر تبصرہ اور شکریہ!!

موقر ہفت روزہ عروج ہند منگلور ۲ جولائی کی اشاعت میں کوڈیاتھور کے مکرم عبدالرحمن صاحب سیکرٹری اشاعت اسلام کی مباہلہ کیرلہ کے متعلق ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جس کا تجزیہ پیشِ خدمت ہے۔

جنّت و دوزخ

سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں:۔

"انجمن کی ایک واضح خصوصیت یہ ہے کہ کیرلہ میں کام کرنے والے تمام اسلامی فرقے اپنے فروعی اختلافات کو بھول کر قادیانیت کے خلاف متحد ہو گئے ہیں۔" (عروج ہند ۲ جولائی)

اس تحریر میں درحقیقت جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب جہنم میں جانے والے ہوں گے سوائے ایک کے۔

پس سیکرٹری صاحب نے ایک جنتی فرقہ کے خلاف باقی سب کو کم از کم کیرلہ میں متحد کر کے ایک ایمان افروز حقیقت کا زبانِ حال سے اقرار کر لیا ہے شکریہ!

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

دوسرا رُخ

مباہلہ کیرلہ کے بعد یہی رپورٹ ملی ہے کہ کیرلہ کے اسلامی فرقوں کو پھر اپنے فروعی اختلافات یاد آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے مباہلہ کرنے کی وجہ سے انجمن اشاعت اسلام کی سخت مذمت کی ہے۔ لہٰذا یہ پہلی لعنت ہے جو مباہلہ کیرلہ کے بعد انجمن اشاعت اسلام پر پڑی ہے۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس تحریر فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ اور انجمن اشاعت اسلام کے مابین ۲۸ مئی ۱۹۸۹ء کو جو کوڈیاتھور میں مباہلہ ہوا تو اس کے دوسرے دن سمستا کیرلہ میں جمعیۃ العلماء کی طرف سے وہیں ایک جلسہ عام ہوا تھا اس میں تمام مقررین نے انجمن اشاعت اسلام کی شدید طور پر مذمت کی اور جمعیۃ کے سربراہوں نے اس مباہلہ سے اپنی برأت کا اظہار کیا نیز ایک مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں اس حقیقت کا اظہار کیا کہ انہی عبدالرحمن صاحب سیکرٹری اشاعت اسلام نے ان سے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ احمدیوں نے اشاعت اسلام کو ہر طرح سے پھنسا دیا تھا اور اس سے مفر نکالنے کی بہت کوشش کی گئی لیکن کوئی بات بن نہ پڑی اس لئے مجبوراً مباہلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ وغیرہ۔ نیز مذکورہ مقرر صاحب نے انہیں چیلنج کیا کہ اس بات کا انکار کریں۔" (بدر ۶ جولائی ۱۹۸۹ء)

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے بحوالہ خط مکرم مولانا ابو الوفاء صاحب و مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب اطلاع دی ہے کہ قطر کے ایک عربی اخبار نے مکرم مولانا احمد ابوالوفاء صاحب کی تصویر کے ساتھ وفات کی خبر شائع کی ہے جو کہ مباہلے میں شریک تھے حالانکہ وہ بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں اور کیرلہ میں مبلغ انچارج کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ (اخبار کی اصل کٹنگ دفتر میں ہے اس کا مکمل متن شائع کیا جا سکے گا)۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی۔

مباہلہ

سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں:۔

"۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔" (عروج ہند ۲ جولائی)

حضور انور نے دنیا بھر کے تمام ائمۃ المکذبین والمکفرین کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج ضرور دیا تھا۔ مگر انجمن اشاعت اسلام نے اپنی بزدلی کا مظاہرہ اس طرح کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے نبوت تابع شریعت محمدیہ تک اپنے مباہلہ کو محدود رکھا۔ اور باقی حصہ جو ان الزامات پر مشتمل ہے جو معاندین احمدیت ایک سو سال سے جماعت احمدیہ پر لگاتے چلے آ رہے ہیں۔ اور ان الزامات کو حضور انور نے چیلنج مباہلہ میں سات حصوں میں تقسیم فرما کر ہر حصہ کی وضاحت کے ساتھ آخر میں آیت مباہلہ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین درج فرمائی ہے اس حصہ کو انجمن اشاعت اسلام کے نمائندوں نے قبول کرنے کی جرأت نہیں کی جو اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ انہوں نے مجبوراً مباہلہ قبول کیا ہے لہٰذا انجمن اشاعت اسلام اور ان کے ہمنوا علماء کا اخلاقی فرض ہے کہ آئندہ جماعت احمدیہ پر الزام تراشی نہ کریں۔ اور اخلاقی قدروں پر قائم ہو جائیں۔

تخلیق کائنات تو کن کہہ کے ہو گئی
ہے کام اگر کوئی تو تخلیقِ ذات ہے۔

اصل مباہلہ

سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں:۔

"اصل مباہلہ وہ ہے جو فریقین مع اہل و عیال ایک جگہ جمع ہو کر جھوٹوں پر لعنت کرنے کی دعا کریں۔" (آخر جماعت احمدیہ کو بھی مباہلہ کیرلہ میں یہ اصول تسلیم کرنا پڑا۔ ملخص)

معذرت کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ سیکرٹری صاحب محترم کی یہ بات نہایت ناسمجھی اور نادانی کی بات ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی آمنے سامنے مباہلہ نہیں کیا۔ اور اگر ایسا ہوتا بھی تو بھی اسلامی تعلیمات میں لچک پائی جاتی ہے۔ حالات کے تبدیل ہو جانے سے احکام میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ مثلاً عام حالات میں نماز کھڑے ہو کر جملہ ارکان نماز کی رعایت سے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن بیمار آدمی بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے۔ آج اگر کوئی ناسمجھ ملاّ جی لوہے کی تلوار لے کر میدان جنگ میں کود پڑے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انہی اسلحہ سے جنگ لڑی جاتی تھی تو ہر سمجھدار آدمی اسے ملامت کرے گا۔ کہ اب بہت ترقی ہو چکی ہے۔ آج دورِ حاضر کے ترقی یافتہ اسلحہ سے ہی جنگ لڑنا ضروری ہے۔ اسی کو ہی ترجیح دی جائے گی۔ اور یہی اصل جنگ ہوگا۔ اسی طرح اس زمانہ کے اونٹ گھوڑے کی سواری کے مقابل پر آج کی ریل کار اور ہوائی جہاز کی سواری کو ہی ترجیح دی جائیگی۔ اس زمانہ کے تیل کے چراغ کے مقابلہ پر آج کی بجلی کی روشنی کو ہی ترجیح دی جائے گی۔ ایسی متعدد مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ یہی حالت ذرائع ابلاغ کی بھی ہے۔ پریس۔ اخبارات۔ ریڈیو ٹی۔ وی وغیرہ۔

اس کے باوجود ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اگر کوئی نادان اور ناسمجھ آدمی اصرار کرے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے مبارک دور میں ہاتھ سے لکھے ہوئے قرآن کریم پر تلاوت کی جاتی تھی۔ لہٰذا اصل تلاوت وہی ہے۔ میں پریس کے چھپے ہوئے قرآن کریم پر تلاوت نہیں کروں گا۔ اس کی نادانی کی وجہ سے محدود طور پر اسے اس کی اجازت بھی دی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اصل وہی تلاوت ہے۔ بلکہ قابل ترجیح اور اصل تلاوت وہی ہے جو پریس میں چھپے ہوئے قرآن کریم پر کی جاتی ہے۔ کیونکہ پریس میں چھپا ہوا قرآن کریم ہر ایک کو آسانی کے ساتھ دستیاب ہوتا ہے۔

بالکل اسی طرح کیرلہ کی انجمن اشاعت اسلام کے اصرار اور نادانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے (باقی صفحہ ۱۲ پر)

خطبہ جمعۃ المبارک

سورہ رحمٰن میں ایسے دو سمندروں کا ذکر ملتا ہے جن کے درمیان ایک ایسی برزخ ہے جس نے ان دونوں کو جدا کر رکھا ہے

اس سے انسانی سمندر مراد ہیں، تہذیبی سمندر مراد ہیں، مذہبی سمندر مراد ہیں اور قرآن کریم نے انصاف کی نظر سے دونوں کی خوبیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ میرے نزدیک یہ سمندر اسلام کا سمندر ہے جس کا لامذہب دنیا سے یا اسلام سے مخالفت رکھنے والے مذاہب سے ایک موقعہ پر ٹکراؤ اور اختلاط ہونے والا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ انتظام ہوگا کہ اسلام کا سمندر از سر نو اپنے غلبے کیلئے زور مارنا شروع کرے گا اور وہ وقت میرے نزدیک آچکا ہے

ان کو کھینچنے کا اصل آخری گُر آپ کے لطیف اعلیٰ قدروں والے اخلاق ہیں جو اسلام کے بنیادی اصولوں پر قائم ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶ ر احسان (جون) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام ٹورنٹو کینیڈا

محترم منیر احمد جاوید صاحب دفتر پی۔ایس لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

سورۂ رحمان میں ایسے دو سمندروں کا ذکر ملتا ہے جن کے درمیان ایک ایسی برزخ ہے جس نے ان دونوں کو جدا کر رکھا ہے لیکن جن کے متعلق قرآن کریم نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ وہ ایک دن آپس میں ملنے والے ہیں۔ الّا دو سمندروں کا ذکر دوسری جگہوں پر بھی ملتا ہے اور قرآن کریم کے بیان کے مطابق اِن دونوں سمندروں کے پانی کا مزہ مختلف ہے۔ ایک کا کڑوا کسیلا اور زہر بلا مزہ اور ایک میٹھے پانی کا سمندر ہے۔ جہاں تک واقعاتی دنیا کا تعلق ہے۔ اگرچہ یہ کہا جاتا ہے کہ ظاہری طور پر بھی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں میٹھے پانی کا کوئی سمندر میرے علم میں نہیں اور میرے خیال میں کسی اور انسان کے علم میں بھی نہیں۔ سمندر کے پانی کڑوے ہی ہوا کرتے ہیں۔ کچھ کم کڑوے، کچھ زیادہ کڑوے اس لئے قرآن کریم نے جن دو سمندروں کا ذکر کیا ہے، اس سے

انسانی سمندر مراد ہیں اور تہذیبی سمندر مراد ہیں اور مذہبی سمندر مراد ہیں

اور قرآن کریم نے انصاف کی نظر سے دونوں کی خوبیوں کا بھی ذکر فرما دیا۔ فرمایا کہ ایک سمندر کھارا ہے۔ کڑوے پانی کا ہے لیکن اس میں بھی تم موتی اسی طرح پاؤ گے جس طرح میٹھے پانی کے سمندر میں تم موتی پاتے ہو۔ وہاں بھی خوراک کے سامان ویسے ہی ہیں۔ مچھلیاں بھی اسی طرح میٹھے پانی کے سمندر میں یہ چیزیں ملتی ہیں۔ اس کے باوجود دونوں کا مزہ مختلف، دونوں کے رنگ مختلف، دونوں کے مزاج مختلف اور جو کڑواہٹ ہے ایک کھارے پانی کے سمندر کی، وہ اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔ قرآن کے بیان کے مطابق ایک موقعہ پر یہ سمندر ملنے والے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا ہوگا اور اس عظیم الشان اختلاط کے کیا نتائج ظاہر ہوں گے۔ آج میں اس سے متعلق آپ سے گفتگو کرنی چاہتا ہوں۔

میرے نزدیک یہ سمندر اسلام کا سمندر ہے جس کا

لامذہب دنیا سے یا اسلام سے مخالفت رکھنے والے مذاہب سے ایک موقعہ پر ٹکراؤ اور اختلاط ہونے والا ہے

یہ ایک ایسے وقت کے متعلق پیشگوئی ہے جہاں یہ کہنا کہ نیکی کلیتہً مسلمانوں کے ہاتھ میں ہی رہ گئی ہے اور غیر اس سے کلیتہً محروم ہو چکے ہیں، غلط ہوگا۔ یہ ایک ایسے زمانے سے متعلق پیشگوئی ہے کہ جس میں یہ خیال کر لینا کہ اسلام تو بنی نوع انسان کے لئے فوائد رکھتا ہے اور ان فوائد کے نتیجے میں بہت اچھے اچھے لوگ پیدا کر رہا ہے مگر غیر اسلامی دنیا ان اچھے لوگوں سے کلیتہً محروم ہو چکی ہے، غلط ہوگا۔ ایک ایسے وقت کے متعلق یہ پیشگوئی ہے جہاں عملاً مذاہب کے ماننے والے اپنے کردار اور اپنے اخلاق کے ذریعے ایک دوسرے سے قریب تر ہو جاتے ہیں اور مذہب کے فلسفے اور بلند نظریات کا ان کی روزمرہ کی زندگی سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ ایسی صورت میں اعلیٰ اقدار کا کسی ایک حصے کے لئے خاص ہونا بعید از عقل بات ہے اور بُری اقدار کا کسی ایک حصے کے لئے خاص ہو جانا یہ بھی بعید از عقل بات ہے۔ عام انسانی قوانین پھر اس وقت کارفرما ہو جاتے ہیں اور جس طرح ہر قسم کے سمندر میں نسبتاً کم میٹھے پانی کا ہو یا نسبتاً زیادہ میٹھے پانی کا ہو، ہر قسم کی مخلوقات پیدا ہوتی رہتی ہیں اور اچھے اور بُرے جانور، اچھی اور بُری چیزیں ہر جگہ پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اسی طرح اس پیشگوئی کا تعلق ایک ایسے زمانے سے ہے جہاں انسان بحیثیت انسان گھاٹا پانے والا ہوگا اور میٹھے اور کھارے کا وہ فرق نہیں رہے گا جیسا کہ ہونا چاہیئے۔ اس وقت یہ خیال کر لینا کہ نیکیاں کسی ایک کے حصے میں رہ گئی ہیں اور بدیاں دوسرے کے حصے میں، یہ غلط ہوگا۔ ایسے موقعہ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ انتظام ہوگا کہ اسلام کا سمندر از سر نو

اپنے غلبے کے لئے زور مارنا شروع کرے اور وہ وقت میرے نزدیک آج کا وقت ہے۔ ایسی صورت میں اس عظیم اختلاط کے نتیجے میں کیا کیا فوائد پیش نظر رہنے چاہئیں اور کیا کیا نقصانات اور احتمالات سامنے رہنے چاہئیں۔ ان سے متعلق آج میں کچھ مزید باتیں آپ کے سامنے کھول کر رکھنا چاہتا ہوں۔

جن خوبیوں یا برائیوں کا میں نے ذکر کیا ہے وہ اب بنی نوع انسان کی مشترکہ وراثت بن چکی ہیں۔ ان میں مذہبوں کی آپس میں تفریق کا دراصل کوئی تعلق نہیں رہا۔ اگر نظریاتی دنیا سے اتر کر واقعاتی دنیا میں سچائی کی نظر سے آپ اس دنیا کا مطالعہ کریں تو آپ یہ دیکھ کر خوش ہوں یا غم محسوس کریں مگر یہ حقیقت اپنی جگہ رہے گی کہ انسان ایک دوسرے سے بالکل مشابہ ہو چکے ہیں۔ اسلامی دنیا میں بھی اسی طرح بداخلاقیاں ہیں جس طرح غیر اسلامی دنیا میں بداخلاقیاں ہیں۔ اسلامی دنیا میں بھی اسی طرح کرپشن ہے جس طرح غیر اسلامی دنیا میں کرپشن ہے۔ بعض صورتوں میں بعض کرپشن یعنی بددیانتی کی شکلیں مسلمان ممالک میں بہ نسبت غیر مسلم ممالک کے زیادہ دکھائی دیتی ہیں۔ اسی طرح بعض دوسری اخلاقی برائیاں ہیں جو غیر مسلم ممالک کی نسبت اسلامی ممالک میں کم دکھائی دیتی ہیں۔ تو کچھ پہلو کسی ایک کے زیادہ خراب ہیں، کچھ پہلو کسی دوسرے کے زیادہ خراب ہیں لیکن بالعموم انسان ایک جنس بن چکا ہے۔ آج آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بدھسٹ دنیا زیادہ پاک اور صاف ہے یا ہندو دنیا زیادہ پاک اور صاف ہے یا مسلمان دنیا زیادہ پاک اور صاف ہے یا عیسائی دنیا زیادہ پاک اور صاف ہے۔ سارا انسان بحیثیت مجموعی بعض برائیوں میں ملوث ہو چکا ہے اور ان میں اس کا ملوث ہونا دن بدن زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔

پاکستان کے حالات پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں

تو آپ کو یہ حقیقت خوب اچھی طرح سمجھ آجائیگی کہ اس کثرت سے اگرچہ وہاں پر اسلام کا نام لیا گیا اور گیارہ (۱۱) سال اسلام کا ایسا چرچا رہا۔ اس شدت اور زور کے ساتھ کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس ملک کا ذرہ ذرہ مسلمان ہو چکا ہوگا۔ لیکن اس شدت کے اصرار کے باوجود روزمرہ کی انسانی زندگی پر اسلام کا ایک ادنیٰ سا بھی اثر دکھائی نہیں دیتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دو سطحوں پر کام ہو رہا ہے۔ ایک نظریاتی سطح ہے جہاں اسلام بڑے زور سے جلوہ گری دکھا رہا ہے اور ایک اخلاقی عملی سطح ہے جس پر اس نظریاتی سطح کا عکس تک بھی نہیں پڑا۔ چنانچہ ضیاء الحق کے اسی گیارہ (۱۱) سالہ دور میں کم ہونے کی بجائے ہر دائرہ حیات میں جرائم بڑھتے چلے گئے۔ ہر زندگی کی قسم میں جرائم زیادہ شدید ہوتے چلے گئے۔ تعداد میں بھی یعنی کمیت کے لحاظ سے بھی اور کیفیت کے لحاظ سے بھی پہلے سے زیادہ بھیانک شکل ظاہر ہوتی چلی گئی۔ اب یہ

ایک واقعاتی مشاہدہ ہے

جس سے دنیا کی کوئی طاقت انکار نہیں کر سکتی۔ پس یہ دو سمندر جن کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے یہ دو طریق سے مل سکتے ہیں:

اول: یہ کہ مشرقی دنیا کے سمندر یا مشرقی مذاہب سے تعلق رکھنے والے سمندر جب مغربی دنیا اور مغربی مذاہب کے ساتھ آپس میں اختلاط کریں تو دونوں اپنی اپنی برائیاں دوسرے میں سرایت کر دیں اور ایک یہ پہلو بھی ہو سکتا ہے کہ نسبتاً جو اچھی باتیں کسی ایک سمندر کا خاصہ دکھائی دیتی ہیں۔ وہ دوسرے سمندر میں سرایت کرنے کی کوشش کریں۔ یہ وہ مقام ہے جو نہایت ہی خطرناک مقام ہے اور انسانی تاریخ کے موڑوں میں اس سے زیادہ اہم اور نازک موڑ شاید ہی پہلے کبھی آیا ہو۔

اس مقام پر جماعت احمدیہ کو ایک کردار ادا کرنا ہے

اور جماعت احمدیہ کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی ہے کہ جہاں جہاں اسلام کا سمندر غیر اسلامی اقدار سے ملتا ہے وہاں اسلام کا سمندر نیکیاں سرایت کرنے والا سمندر بنے اور بدیاں قبول کرنے والا سمندر نہ بنے۔ اس پہلو سے یہ دو سمندر عملاً چار سمندر دکھائی دینے لگے۔ ایک تو وہ سمندر جو ظاہری دنیا میں ظاہری صورت میں ہمیں دکھائی دیتے ہیں یعنی قوموں کے بڑے بڑے گروہ جو سمندر کی طرح عظمتیں اختیار کر چکے ہیں۔ اور جو ہمیشہ ایک دوسرے پر چڑھائی کرتے رہتے ہیں۔ ایک کی موجیں دوسرے کی طرف حملہ آور ہوتی ہیں اور دوسرے کی موجیں پہلے کی طرف حملہ آور ہوتی ہیں اور بعض اوقات یہ گہرا ایک دوسرے کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے حالات کو متاثر کرتے ہیں۔ ایک اور دو سمندر بھی جو اس آیت کی تفسیر میں تصور میں لائے جا سکتے ہیں اور وہ تصور ہیں، اسلام کو سچائی کا علمبردار تسلیم کرتے ہوئے اسلام کی ایسی روحانی طاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو محض نظریاتی نہ ہو بلکہ بعض مسلمانوں کی عملی زندگی میں سرایت بھی کر چکی ہے۔ اس سمندر کا مقابلہ بیرونی دنیا کے اس سمندر سے کیا جائے جو سب کے سب اپنی مجموعی حیثیت سے اسلام کے اعلیٰ کردار کے خلاف کسی رنگ میں کوشش کر رہے ہیں۔ اس دوسرے پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے اوپر سب سے زیادہ عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور وہ احمدی جو ان سمندروں میں بس رہے ہیں۔ جن میں سے ایک سمندر کا نام کینیڈا ہے اور ایک اور سمندر کا نام امریکہ ہے اور ایک اور سمندر چھوٹے چھوٹے سمندروں پر مشتمل ایک بڑا سمندر بننے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ یورپین ممالک ہیں۔ اسی طرح اشتراکی ممالک کے سمندر ہیں۔ جہاں جہاں احمدیت داخل ہوتی ہے، سرایت کرتی ہے وہاں یلتقیان کے مناظر دکھائی دے رہے ہیں۔ وہاں فیصلہ کن امر یہ ہوگا کہ ہم اپنی اخلاقی اور روحانی قدروں کو ان سمندروں میں سرایت کرنے والے بن رہے ہیں جن کے ساتھ ہمارے رابطے پیدا ہو رہے ہیں یا ان کی قدروں کو اپنانے والے بن رہے ہیں۔ اس صورت میں پھر قرآن کریم کی اس انتہائی مدبرانہ وضاحت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ باوجود اس کے کہ آپ اسلام کے سچے علمبردار ہیں، یہ کہہ دینا کہ آپ صرف خوبیاں رکھتے ہیں اور بدیاں نہیں رکھتے اور غیر کلیتہً بدیوں کے علمبردار اور خوبیوں سے محروم ہیں۔ یہ درست نہیں اور یہ بات سچائی کے خلاف ہے۔ ان قوموں میں جن میں آپ بسے ہوئے ہیں ان میں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جو موتیوں کی طرح چمک رہی ہیں۔ ان قوموں میں جن میں آپ زندگی گذار رہے ہیں، بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جو انسانی زندگی کی بقاء کے لئے پھیپھڑوں کی حیثیت رکھتی ہیں، اور قرآن کریم نے جب سمندروں کی مثال پیش کی تو دراصل ایک بہت ہی گہری بات کی ہے کیونکہ تمام کائنات کی بقاء، تمام انسانی اور حیوانی زندگی کی بقاء سمندروں پر منحصر ہے۔

ہر توانائی کا اصل سرچشمہ سمندر ہیں۔

اس لئے خدا تعالیٰ نے نہایت گہری اور مرکزی اور بنیادی مثال آپ کے سامنے رکھی ہے۔ توانائی بقاء کے لئے اس کی روحانی، اخلاقی قدروں کی بقاء کے لئے اور اس کی بنیادی بقاء کے لئے یہ سمندر جن کو آپ کھاری پانی کا سمندر سمجھ رہے ہیں، یہ سب کچھ نہ کچھ پیش کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔

سلسلہ آگے صفحہ پر

ان کے اندر بنیادی خوبیاں ایسی موجود ہیں جو CONTRIBUTE کر رہی ہیں جو عملاً حقہ بس رہے ہیں، نہ صرف انسان کی ظاہری بقا میں بلکہ اس کی روحانی اور اخلاقی بقا میں بھی۔ پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ FANATICS کی طرح نہیں، ان مذہبی جنونیوں کی طرح نہیں جو سچائی کو اپنانے اور قبول کو اس سے کلیتہً محروم کرنے کے دعوے کیا کرتے ہیں بلکہ سچائی کے پرستار ہوتے ہوئے کیونکہ خدا کا نام سچائی ہے، اس کی عبادت کرتے ہوئے اس کے ساتھ اس طرح وابستہ ہو جائیں کہ حقیقتوں کو تسلیم کرنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کریں۔ اس پہلو سے آپ کے اندر وہ سائنسی نظام جاری ہونا چاہئے جو WAVES کا نظام ہے۔ WAVE سسٹم جس طرح سائنس کی ہر سطح پر مختلف صورتوں میں قدرتی طور پر بھی اور انسان کی بنائی ہوئی مشینوں میں بھی کار فرما ہے اس سے آپ کو سبق سیکھنا چاہئے۔ بعض WAVES ہیں جو بعض قسم کی برقی تموجات کو یعنی RADIATIONS کو روک دیتے ہیں اور بعض قسم کی برقی تموجات کو دوسرے سسٹم میں داخل ہو لینے دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک سسٹم سے دوسرے سسٹم میں حرکت کرنے والے اور سرایت کرنے والے اثرات کے اوپر بھی WAVES مقرر کئے جاتے ہیں دنیا میں آپ جتنی بھی یہ برقی مشینیں دیکھ رہے ہیں یہ سارے WAVE سسٹم پر کام کر رہی ہیں آج کمپیوٹر کی دنیا ہے کمپیوٹر میں بھی WAVES ہیں جو کام کر رہے ہیں اگر یہ WAVES نہ ہوں تو دنیا میں کوئی کمپیوٹر چل ہی نہیں سکتا اس کا تصور ہی قائم نہیں ہو سکتا پس روحانی دنیا میں بھی ایسے ہی WAVES کو استعمال کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور جہاں تک نظام زندگی کا تعلق ہے ہمیں خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے نظام زندگی سے استفادہ کرنا چاہئے اور WAVES کا نظام وہاں سے سیکھنا چاہئے۔

جب سمندروں کے ملنے کی بات ہوئی تو اس ضمن میں میرا خیال OSMOTIC PRESSURE کی طرف گیا۔ قانون قدرت جس رنگ میں کار فرما ہے اس پر سائنسدانوں نے بڑا غور کیا ہے اس کے تجزیئے کئے ہیں اور نباتاتی زندگی ہو یا دوسری زندگی ہر شعبہ کی زندگی کے باقی رہنے اور اس کے قائم رہنے کے معاملہ میں ایک سائنس کا قانون OSMOTIC PRESSURE سب سے زیادہ بنیادی کام کر رہا ہے اور سب سے زیادہ خاموش کام کر رہا ہے OSMOTIC PRESSURE سے مراد یہ ہے کہ جب دو مائع چیزیں آپس میں ملتی ہیں تو وہ مائع چیز جس کے اندر نمکیات زیادہ ہوں وہ مائع چیز اس چیز کا اثر قبول کرتی ہے جس میں نمکیات کم ہیں اور پانی جہاں نمکیات کم ہیں وہاں سے اس چیز کی طرف حرکت کرتا ہے جس میں نمکیات زیادہ ہیں۔ اب یہ بظاہر عام آدمی کے لئے عجیب سی بات نظر آتی ہے اس سے کیا فرق پڑتا ہے اس کا زندگی سے کیا تعلق ہے لیکن جب میں آپ کو تفصیل سے سمجھاؤں گا تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ

ساری دنیا میں زندگی کا انحصار

اس بنیادی قانون پر ہے۔ زندگی کے خلیے ہمیشہ ہر روز، ہر لمحہ اسی قانون کے تابع اپنے طبعی جوہر دکھا رہے ہیں اور ان کی بقاء کا انحصار اس قانون کے اطلاق پر ہے چنانچہ اب آپ دیکھیں کہ ساری زندگی جو بھی ہو اس کا آخری انحصار نباتات پر ہے اور نباتات کی بقا اس قانون پر ہے جب ایک چھوٹا سا پودا زمین میں جڑیں داخل کرتا ہے تو اگر اس پودے کے اندر جو خلیے ہیں ان کا پانی پتلا ہو اور باہر کا پانی گاڑھا ہو تو اس قانون کے تابع خلیوں کے اندر کا پانی لازماً باہر کی طرف حرکت کرے گا اور وہ پودے سوکھ جائیں گے اور یہ ایسا قانون ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی کوئی دنیا کی طاقت اس رُخ کو نہیں بدل سکتی، اسی لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کھاری پانی میں پودے پرورش نہیں پاتے۔ اسی لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہ زمین جو کلر کہلاتی ہے وہاں زمیندار بیچارے زور مارتے رہ جاتے ہیں لیکن کچھ پیش نہیں جاتی جو بھی فصل وہاں لگائیں اگر وہ بڑی خوبصورت نمو بھی دکھائے تو دیکھتے دیکھتے مرجاتی ہے، سوکھ جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ پودوں کے اندر کا پانی نسبتاً پتلا ہوتا ہے اور باہر کا کھاری پانی جس میں نمکیات زیادہ ہیں وہ زیادہ گاڑھا ہوتا ہے اس لئے قانون قدرت سے دنیا کی کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی اندر کا پانی بجائے اس کے کہ باہر سے کسی چیز کو جذب کرے وہ اپنے وجود کو چھوڑ کر باہر جا کر شور زدہ کر دیتا ہے اب قرآن کریم کی شناخت و بلاغت کا یہ بھی ایک شاہکار ہے کہ جو دو مثالیں دی ہیں ان میں

اسلام کی مثال ایسے میٹھے پانی سے دی ہے جس میں نمکیات کا جزو کم ہے

اسے اثر قبول کرنے والا نہیں بنایا اثر دینے والا بنایا ہے اثر سرایت کرنے والی صلاحیت اس کے اندر رکھ دی یہ بیان فرما کر کہ ایک طرف کھاری پانی ہے اور ایک طرف میٹھا پانی ہے اور یہ ایک دن ملنے والے ہیں اور اسلام کی آخری فتح کی خوشخبری بھی اس میں عطا کر دی گئی۔

اب اسی بات کی طرف یعنی OSMOTIC PRESSURE کی طرف واپس لوٹتے ہوئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ زندگی کی جتنی بھی قسمیں ہیں وہ کلیتہً اس بات پر منحصر ہیں کہ زندگی کے اندر خلیوں کے اندر کا پانی باہر کے پانی کی نسبت گاڑھا ہوتا کہ باہر کا میٹھا پانی اندر کی طرف رُخ کرے اور پتلا پانی گاڑھے پانی کی طرف جائے گا روحانی اصطلاحوں میں ہم یہ کہیں گے کہ باہر کا پانی اندرونی وجود کی بقاء اور اس کے حیات کے لئے ضروری ہے اگر وہ نہ جائے تو وجود مر جائے گا۔ پس وہ سمندر جو کھاری پانی پر مشتمل ہیں اگر ان میں اسلام سرایت نہ کرے تو زندگی کی جتنی قسمیں وہاں موجود ہیں ان کے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے وہ بالآخر تباہ و برباد ہو جانے والی ہیں ایک پہلو سے اس مثال کا تجزیہ ہم اس طرح کر سکتے ہیں لیکن ایک اور پہلو بھی ہے جس پہلو سے جب اس مثال کا تجزیہ کریں تو بات بالکل اور زاویہ سے دیکھی جاتی ہے اور میں اب آپ کو اس کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

اب آپ اپنے آپ کو ایک ایسے پودے کی طرح شمار کریں جو ماحول سے زندگی کا پانی جذب کر رہا ہے جب یہ پانی آپ جذب کرتے ہیں تو اگر یہ اسی حالت میں رہے جس حالت میں اندر داخل ہوا تھا تو اس کے اندر یہ اپنی خرابیاں اس پودے میں داخل کرے گا اور وہ پودا پھر بھی بقا نہیں پا سکتا اس کی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی جب تک اس پانی کو تبدیل کرنے کی صلاحیت اس میں نہ ہو اور اپنے جزو بدن بنانے کی صلاحیت نہ ہو یہ مثال صرف پانی پر ہی اطلاق نہیں پاتی بلکہ ٹھوس چیزوں پر بھی اطلاق پاتی ہے اس لئے اس کا OSMOTIC PRESSURE سے اس طرح تعلق نہیں کہ گویا کلیتہً اس قانون کے تابع کر رہی ہے اس سے دراصل مجھے یہ کہنا چاہئے تھا کہ میں اب ایک اور مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں آپ کو سمجھانے کی خاطر کہ آپ نے یہاں کیا کرنا ہے وہ مثال یوں لے لیجئے کہ زندگی جس قسم کی بھی ہو وہ اپنی ذات میں قائم نہیں رہ سکتی اس کی بقاء کیلئے ضروری ہے کہ وہ ماحول سے کچھ قوتیں جذب کرتی رہے۔ آپ جو یہاں آئے ہیں یا امریکہ اور دوسرے ملکوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں آپ کے لئے ناممکن ہے کہ

ماحول سے زندگی کی قوتیں حاصل کئے بغیر

یہاں اپنے وجود کو قائم رکھ سکیں۔ لیکن اگر نظام حیات کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے یہ قانون ایسا بنا رکھا ہے کہ جو چیز بھی جسم میں داخل ہوتی ہے وہ ایک نظام ہضم میں سے گزر کر داخل ہوتی ہے نظام ہضم بعض چیزوں کو رد کر دیتا ہے اور بعض چیزوں کو قبول کر لیتا ہے اور جن چیزوں کو قبول کرتا ہے ان کو پہلے اپنے جسم کا حصہ بناتا ہے پھر وہ باقی اجزاء تک اس کا اثر پہنچنے دیتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو کھانے پینے کے ذریعہ ہی زندگی ہلاک ہو جائے اب آپ خدا جو کھانا روزانہ کھاتے ہیں ابھی بھی کھانا کھا کر آئے ہوں گے وہ کھانا اگر براہ راست خون میں داخل کیا جائے

تو بلا استثناء سارے آدمی مر جائیں حالانکہ وہ تو ... غذا اور توانائی کا سرچشمہ ہے لیکن اگر آپ شوربہ براہ راست TRANSFUSION BLOOD کے ذریعہ کردیں یا گوشت ... یا سبزی کے ... سے خون کی رگوں میں داخل کرنے کی کوشش کریں یا وہ اگر ... ہلاک کر گئے تو کئی بیماریاں تب بھی ... نظام سے کرائیں گے اس لئے

خدا تعالیٰ نے بہت ہی باریک نظام بنایا ہے کہ جو چیزیں جسم کے لئے قابل قبول ہیں وہ بھی براہ راست جسم کا حصہ نہیں بنا کرتیں بلکہ ایک نظام میں سے گزر کر ... پانی میں اور ... کے بعد پھر وہ اس نظام کے اندر جا کر ... کی شکل حیثیت پیدا کرتی یا پھر ان کو ... وہ جسم کا حصہ نہیں بن سکتے ... بنتے ہوئے ہیں ... خاموشی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

دل کا گردہ ہے وہ اس میں کام کر رہا ہے انتڑیاں تو بہر حال کر رہی ہیں انتڑیوں سے گزرنے کے بعد بھی جو چیز جسم میں داخل ہوتی ہے وہ براہ راست خون کا حصہ نہیں بنا کرتی وہ جگر میں سے گزرتی ہے جگر میں فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں کیمیکلز کی یعنی PHARMACEUTICAL انڈسٹری ہے اور اتنی بڑی انڈسٹری ہے کہ ایک عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا ایک سائنٹسٹ جس نے اس انڈسٹری پر غور کیا ہے وہ بھی جانتا ہے کہ ابھی تک اس کے بہت سے پہلو پر وہ حاوی نہیں ہو سکا بے شمار چیزیں ہیں جن پر ابھی تک سائنٹسٹ کو کوئی جواب نہیں مل سکا ایک جگر ہے جس کو آپ بعض دفعہ بکرا ذبح کرتے ہیں تو دو منٹ میں بھون کر کھا جاتے ہیں اور کبھی سوچا ہی نہیں کہ کیا چیز کھا گئے ہیں جگر کے اندر اتنا عظیم الشان PHARMACEUTICAL کام ہو رہا ہے یعنی کیمیا کا ایک کارخانہ نہیں بلکہ بیسیوں کارخانے قائم ہیں بلکہ سینکڑوں کہنا بھی غلط نہیں ہوگا جو کیمیا کے باریک سے باریک فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے انسانی ضرورت کی کیمیا کو پیدا کرتی ہیں۔ اور باقی جس کو وہ REJECT کرتی ہیں ان کو جسم سے نکالنے کا اور باہر پھینکنے کا خدا تعالیٰ نے الگ نظام مقرر فرمایا ہوا ہے تو یہ ایک جگر ہے جو اپنی جگہ کام کر رہا ہے پھر دوسرے گلینڈز ہیں جو اسی قسم کے کام کر رہے ہیں پھر خون کا گودا ہے جس کو آپ کہتے ہیں کسی بے چارے کو بلڈ کینسر ہو گیا ہے وہاں فرق یہ ہوتا ہے کہ گودے نے وہ کام کرنا چھوڑ دیا ہے یا غلط رنگ میں اس نے پیدا کرنا شروع کر دی ہے۔ بجائے اس کے کہ صحت مند وجود ... انضمام شدہ انرجی یعنی طاقت کو بنائے وہ اسی رنگ میں خام کام کرتا ہے کہ وہ توانائی جو جسم میں داخل ہوتی ہے وہ ہڈیوں کے گودے سے ... نکلتی ہے اس لئے خدا کے بنائے ہوئے قانون پر آپ غور کریں ہر الگ الگ قانون ہے OSMOTIC پریشر کا قانون ہے وہ ایک الگ پیغام آپ کو دے رہا ہے اور انضمام کا قانون ہے وہ ایک الگ پیغام آپ کو دے رہا ہے ہر پیغام میں ڈوب کر آپ دیکھیں تو آپ کو بڑی بڑی گہری حکمتیں اس میں کارفرما دکھائی دیتی ہیں تو چونکہ یہاں دو نظاموں کے ملنے کا سوال ہے اس لئے دو قانون خاص طور پر میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے یہ کہ آپ نے لازماً ان میں سرایت کرنا ہے اس پہلو سے

آپ کا مزاج لطیف ہونا چاہئے

اگر آپ کا مزاج کثیف ہوا تو یہ قومیں آپ کو رد کر دیں گی۔ یہ قانون قدرت ہے اور مزاج کی لطافت سے مراد یہ ہے کہ آپ کے اندر اخلاق ایسے لطیف ہوں کہ نفرت کرنے والوں کے اندر بھی سرایت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں جو آپ کے قریب آئے وہ مجبور ہو جائے آپ کا اثر قبول کرنے میں ان معنوں میں آپ کا سمندر میٹھے پانی کا سمندر بنا رہے گا اور ان معنوں میں آپ ان قوموں میں نفوذ کرنے کی ابتدائی شرط پوری کرنے والے ہوں گے ورنہ اگر آپ ...

نظریات ... پیدا ہو جائیں تو کوشش کریں اور لطیف اور پاکیزہ اخلاق ... ان نظریات کو رد کر دیتے ہیں کیونکہ ان کے ... دنیا میں ... نظریات کو تبدیل کرنا مشکل کام ہوا کرتا ہے ان کو ... لطیف مائع صورت میں ڈھالنا پڑتا ہے جو دوسرے کے اندر ... استطاعت اور صلاحیت رکھتا ہے پس جہاں تک ... دنیا کا کوئی سچا مذہب اخلاق کے بغیر غیر قوموں میں سرایت نہیں کر سکتا۔ اعلیٰ اخلاق ہی تھے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عظیم الشان کامیابی کا موجب بنے قرآن کریم نے ... ان عظیم الشان اخلاق کا ذکر کیا ہے اور اسلام کی غیر اسلامی طاقتوں پر جو فتح تھی اس میں سب سے بڑا کردار جس چیز نے ادا کیا وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اعلیٰ اور لطیف اخلاق تھے وہ اخلاق چونکہ قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ ایسا انجذاب کر چکے تھے ایسی طرح ... گئے کہ یہ ناممکن تھا کہ وہ اخلاق تو سرایت کریں اور قرآنی تعلیم سرایت نہ کرے۔ اس لئے جہاں جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق داخل ہوئے ہیں وہاں لازمی طور پر طبعی قانون کے طور پر قرآنی تعلیم داخل ہوئی اس راز کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خوب اچھی طرح سمجھ لیا تھا چنانچہ ایک مرتبہ جب آپؓ سے پوچھا گیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اخلاق کے متعلق ہمیں کچھ بتائیں آپ نے فرمایا

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن

آپ کے اخلاق قرآن کریم تھے یعنی آپ ایک ایسا وجود تھے جہاں نظریات کا روزمرہ کی زندگی کے ساتھ کوئی تفاوت نہیں رہتا کوئی فاصلے نہیں رہتے جہاں نظریات اور تعلیمات انسانی وجود کا ایک حصہ بن جاتی ہیں کہ ان دونوں کو جدا جدا نہیں کیا جا سکتا اور انسانی وجود کا اظہار اس کے اخلاق سے ہوا کرتا ہے پس قرآن کریم آپؐ کا اخلاق بن گئے اور اخلاق میں یہ صفت ہوتی ہے یہ ایک لازمی صفت خدا نے ان کے اندر رکھی ہے کہ وہ اگر لطیف ہوں تو ضرور سرایت کرتے ہیں۔ پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دعاؤں کے بعد اگر کسی قوت سے کام لیا ہے جس نے مخالف طاقتوں پر کامل غلبہ پا لیا تو وہ اخلاق ہی کی قوت تھی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عارفانہ نظر سے اسلام کے اولین دور کے غلبہ کا تجزیہ فرمایا وہاں سب سے پہلے دعا کو رکھا اور پھر اخلاق کو اور بار بار اس بات پر زور دیا کہ اگر تم اخلاق فاضلہ سے کام نہیں لوگے تو تم دنیا میں کبھی بھی پنپ نہیں سکتے کجا یہ کہ غیروں پر غالب آجاؤ۔

پس پہلی بات اخلاق پر زور دینے کی ہے جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ دوبارہ میں اس پہلی اصطلاح کی طرف واپس لے جاتے ہوئے آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ وہ لطیف پانی ہے جس نے لازماً کثیف پانی میں سرایت کرنا ہے لیکن اگر اس لطیف پانی میں آپ کی بدخلقیاں شامل ہو جائیں اور بدکرداریاں شامل ہو جائیں اور بدعملیاں شامل ہو جائیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ کا اندرونی پانی اتنا گاڑھا ہو جائے کہ بجائے اس کے کہ غیروں میں سرایت کرے ان کی بدیوں والا پانی آپ کے اندر سرایت کرنا شروع ہو جائے گا اور آپ کے ساتھ وہی سلوک ہو جیسے ... شور میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے اور بجائے اس کے کہ وہ باہر سے پانی کھینچے وہ اپنا پانی بھی ... سیال کو دے دیتا ہے اور خود زندگی سے محروم ہو جایا کرتا ہے یہ وہ سب سے بڑا خطرہ ہے جو ... مغربی دنیا کے سفر میں ... محسوس کرتا ہوں۔ پس آپ کا ایک پہلو سے یہ فرض ہے کہ اپنے اخلاق کی حفاظت کریں اور لطیف وجود کے طور پر ان قوموں کے سامنے ظاہر ہوں جن کی مہک ... خوشبو ... ہر جگہ سرایت کئے بغیر نہ رہ سکیں اور اس کے ساتھ ہی آپ کے نظریات بھی ان قوموں میں نفوذ پا سکیں

اور نئی تہذیب کی خوبیاں بھی وہ طریق ہے جس کے ذریعہ دراصل روحانی قومیں غالب آیا کرتی ہیں۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ ان سے جو کچھ آپ لیں کیونکہ آپ نے اپنی بقاء کے لئے لازماً ان سے کچھ لینا ہے سب سے پہلے تو SELECTIVE ہوں اور اچھی چیزیں لیں جس طرح جب ایک آدمی کو بھوک لگتی ہے تو غیروں کا محتاج ہوتا ہے۔ ہر وہ چیز جس سے وہ توانائی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ اس کے جسم کے لئے ایک غیر ہے۔ میٹھا ہو یا نمک ہو یا سبزی ہو یا گوشت ہو، مچھلی ہو، انڈہ ہو جو کچھ بھی ہو وہ جسم کے لئے غیر ہے۔ یہ یاد رکھئے اور اس کا غیر ہونا اس بات سے ثابت ہے کہ اگر وہ براہ راست جسم میں داخل ہو تو جسم کی ہلاکت کا موجب بن جایا کرتا ہے۔ پس اس غیر کو اپنا بنا کر اپنے اندر داخل کریں۔ ان کے اندر سے وہ چیزیں لیں جو نسبتاً اچھی ہوں۔ پہلے ان چیزوں کو چنیں پھر ان کو مزید اسلامی بنائیں۔ اپنے اسلامی تصورات کے مطابق ان کو ڈھالیں اور ان کی تربیت کریں اور پھر ان کا انضمام کریں۔ یہ نظام ہمیں بعض دوسری قوموں میں بھی نظر آتا ہے جو مزاجاً اور عادتاً اور روایتاً یہ سلوک کرتی ہیں باہر سے آنے والے نظریات سے جاپان ان میں سے ایک ہے۔ جاپان میں جو بھی مذہب جائے یا جو بھی طرزِ زندگی جائے وہ اس کو پہلے JAPANISE کرتے ہیں اور پھر اس کو قبول کرتے ہیں آج وہاں جو عیسائیت کی شکلیں ملتی ہیں* اس لئے بجائے اس کے کہ یہ لوگ اسلام کو WESTERNISE کریں آپ کا فرض ہے کہ ان کی خوبیوں کو اپنائیں اور ان کو ISLAMICISE کرلیں ان کے نظام میں جو اچھی چیزیں ہیں ان کو اپنے لئے ذریعۂ حیات بنائیں، ذریعہ تقویت بنائیں SELECTIVE ہو کر احتیاط کے ساتھ چناؤ کرتے ہوئے ان کی اچھی باتوں کو اپنائیں اور ہضم کرنے سے پہلے اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھال کر ان کو صاف ستھرا کر کے اپنے وجود کا پاکیزہ حصہ بناتے ہوئے ان کو ہضم کریں۔ یہ وہ دوسرا پہلو ہے جس کی طرف جماعت کو جو مغربی ملکوں میں بسنے والی جماعتیں ہیں ان کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے اس کا ایک اور پہلو بھی ہے جب ہم یہ مثالیں دیتے ہیں تو یہ مراد نہیں ہوا کرتی کہ ظاہری طور پر مثال کا ہر پہلو صورتِ حال پر اطلاق پا جائے واقعۃً مثالوں میں سے بعض حصے چسپاں ہوتے ہیں اور بعض حصے چسپاں نہیں ہوا کرتے۔ اس لئے بعض دفعہ مضمون بدل بدل کر ایک چیز سمجھانی پڑتی ہے۔

* وہ بھی JAPANISED ہیں

ایک دوسرا پہلو جس کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں

وہ یہ ہے کہ جب آپ اخلاقی قدروں کو صرف نہیں بلکہ ان کے افراد کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کریں گے تو اس وقت بھی یہی اصول کارفرما ہونا چاہیئے جب مغربی قوموں سے لوگ آپ کے اندر داخل ہوتے ہیں تو ان کو ISLAMICISE کرنا بہت ضروری ہے اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو پھر یہ اپنے اثرات آپ کے اندر داخل کر سکیں گے آپ کو کھینچ کر اپنا وجود بنا لیں گے کیونکہ جب وسیع پیمانے پر اختلاط ہوگا تو لازماً اس کے نتیجے میں یہ جدوجہد پیدا ہونے والی ہے یا آپ ان کے ہو جائیں گے یا یہ آپ کے ہو جائیں گے بظاہر یہ مسلمان بھی ہو رہے ہیں لیکن اس بات کا خطرہ موجود ہے کہ اس طرح مسلمان ہوں کہ ان کی ناقابلِ قبول قدروں کو آپ نے صاف اور ستھرا نہ کیا ہو اور وہ قدریں آپ کے وجود میں داخل ہو جائیں اور اس وجود کا حصہ بن جائیں۔ یہ وہ خطرہ ہے جس کی طرف سورۃ النصر توجہ دلاتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَيْتَ النَّاسَ
يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ

(سورۃ النصر آیات ۱ تا ۴)

کہ دیکھو ایسا وقت آنے والا ہے جب قومیں وسیع تعداد میں اسلام میں داخل ہوں گی اور جب وہ داخل ہوں گی تو یاد رکھنا کہ تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم ان کو اپنے وجود کا حصہ بناؤ۔ اگر تم نے ان کو اپنے وجود کا حصہ نہ بنایا تو خطرات لاحق ہوں گے اور اس کے لئے ہم تمہیں تسبیح اور استغفار کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

تسبیح اور استغفار

یہ دو باتیں ہیں جن کی طرف اس موقعہ پر خصوصیت سے توجہ دلائی گئی ہے۔ تسبیح میں انسان خدا تعالیٰ کو سب برائیوں سے پاک سمجھتا ہے اور دوسری طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ۔ تسبیح کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کو سب برائیوں سے پاک قرار دیتا ہے۔ قرار دینے کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ اگر وہ فتویٰ نہ دے تو نعوذ باللہ خدا تعالیٰ پاک نہیں ہوگا مراد یہ ہے کہ اپنی نظر وسیع کرتا چلا جاتا ہے اور خدا کا عرفان بڑھتا چلا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی سوچ کا رخ ہمیشہ اس طرف رہتا ہے کہ جو ں جوں اس کا مطالعہ وسیع ہو وہ یہ دیکھتا چلا جاتا ہے کہ ہر دوسری چیز برائیوں والی ہے اس میں کوئی نہ کوئی برائی موجود ہے لیکن خدا کی ذات ہر برائی سے پاک ہے۔ پس برائیوں کا شعور جہاں بڑھتا ہے وہاں خدا کے تقدس کا شعور بھی ساتھ ساتھ بڑھتا چلا جاتا ہے دوسرے فرمایا

بِحَمْدِ رَبِّكَ ۔ کہ

اپنے رب کی حمد کا تصور بھی ساتھ باندھو

جہاں تسبیح کا تصور باندھتے ہو وہاں یہ بھی سوچو کہ وہ ساری خوبیوں کا مالک ہے اور جتنی تمہاری نظر وسیع ہوتی چلی جائے گی ساری کائنات پر نظر ڈال کر دیکھو کوئی خوبی تمہیں ایسی دکھائی نہیں دے گی جس کا اصل منبع اور مرجع دونوں لحاظ سے خدا تعالیٰ کی ذات نہ ہو آغاز بھی وہی ہے اور انجام بھی وہی ہے یہ وہ دو چیزیں ہیں جن کو بہت پیش نظر رکھتے ہوئے آنے والی قوموں کا استقبال کرو۔ یہ ہے تعلیم۔ مطلب یہ ہے کہ جب تم اس بات کا پوری طرح شعور حاصل کر لو گے کہ خدا برائیوں سے پاک ہے اور تم خدا کی طرف بلا رہے ہو تو لازماً تمہیں آنے والوں کو برائیوں سے پاک کرنا چاہیئے اور اگر تم نے خود اپنے آپ کو برائیوں سے پاک نہیں کیا تو تم خدا کی طرف بلانے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے ایک طرف یہ کہتے ہو کہ اے خدا! تو ہر برائی سے پاک ہے اور ہم تیرے نام پر تیری طرف دنیا کو بلا رہے ہیں دوسری طرف نہ اپنے وجود کو برائیوں سے پاک کر رہے ہو نہ آنے والوں کو برائیوں سے پاک کر رہے ہو تو تمہارا داعی الی اللہ بننے کا حق ہی نہیں رہتا پھر اگر تمہاری حالت وہی رہتی ہے اور تم اپنے اندر مزید خوبیاں پیدا نہیں کرتے اس خیال سے کہ جس سے دوستی باندھی ہے یعنی خدا کی ذات وہ تو تمام خوبیوں سے مرصع ہے اس لئے اگر اس کے قریب ہونا ہے تو پھر اس جیسا بننے کی کوشش ہونی چاہیئے اور جب اپنی ذات میں تم یہ شعور پیدا کر لو گے اور باشعور طور پر ایسا کرنے کی کوشش کرو گے تو پھر آنے والوں کے لئے بھی تمہیں اسی پہلو سے فکر کرنا ہوگا، غور کرنا ہوگا اور ان کو خوبیاں عطا کرنے کے لئے بھی ضرور کوشش کرنی ہوگی۔

اس کے بعد فرمایا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ

ان باتوں کے باوجود تم سے کمزوریاں رہ جائیں گی کیونکہ یہ جو PREMISE ہے یعنی یہ بنیادی دعویٰ کہ خدا کے سوا ہر شخص کمزور ہے اور داغدار ہے اور برائیوں والا ہے یہ تم پر بھی تو اطلاق پاتا ہے۔ تمہاری کوئی کوشش بھی غلطیوں سے پاک نہیں ہو سکتی اس لئے جب تمہاری کوششیں غلطیوں سے پاک نہیں ہو سکتیں تو ہو سکتا ہے اس کے بد اثرات آنے والی قوموں پر مترتب ہوں۔ پس ضروری ہے کہ تم خدا سے دعا اور استغفار کے ذریعہ مدد مانگو اور اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کرتے رہو کہ اے خدا! ہم نے

اپنی طرف سے پوری کوشش کریں لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہم خود کمزور ہیں جب ہم نے اقرار کر لیا کہ تیرے سوا کوئی پاک نہیں تو ہم کبھی تو پاک نہیں اس لئے ہماری کوششوں سے پاکی کسی کو عطا ہو جائے یہ ممکن نہیں ہے جب تک تیری مدد شاملِ حال نہ ہو۔ پس

استغفار کا مضمون

اپنی غلطیوں سے بخشش مانگنا ہی نہیں بلکہ کمزوریوں کو ڈھانپنا ہے۔ ہماری بُرائیاں چھپ جائیں اور دوسروں پر ظاہر نہ ہوں اور ان کو داغدار نہ کریں۔ یہ وہ طریق ہے جس پر ہمیں مغرب میں زندہ رہنا چاہئے اگر ہم نے اس طریق کو اختیار نہ کیا تو یہ وہ سمندر جو مل رہے ہیں انہوں نے قانونِ قدرت کے مطابق جو باتیں ہیں۔ نے بیان کی ہیں اُن پر ضرور عمل پیرا ہونا ہے اگر آپ سرایت کر جاتے ہیں تو یہ آپ میں سرایت کر جائیں گے اگر آپ نے ان کے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا نہ کی تو یہ لازماً آپ کو تبدیل کر لیں گے۔

آج صبح

ایک پریس انٹرویو

میں مجھ سے یہی سوال کیا گیا تھا۔ پریس کے ایک نمائندہ نے کہا آپ جن قوموں میں آکے بسے ہیں آپ کو معلوم ہے کہ ان کے کیا تقاضے ہیں اور کیا کیا خدشات ہیں کیا آپ جماعت کو اس طرح یہاں رہنے کی تلقین کریں گے کہ وہ اپنے اصولوں کو چھوڑ کر ان قوموں میں جذب ہو جائے اور اگر نہیں تو پھر آپ یہاں کیسے زندہ رہیں گے؟

میں نے مختصراً اس کو یہی جواب دیا کہ

ہمارا زندہ رہنے کا فارمولا یہ ہے کہ ہم نے اصولوں پر ہرگز سمجھوتا نہیں کرنا تمہاری خوبیاں اپنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی خوبیاں تمہیں دیتے ہیں تاکہ ہم دونوں کے لئے آپس میں ملنے کا ایک مقام پیدا ہو جائے جہاں ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل سکتے ہیں۔ کے ساتھ اکٹھے ہو سکیں۔ پس ضروری نہیں ہوا کرتا کہ اصولوں کے سودے کے ذریعے ایک قوم دوسری میں جذب ہو بلکہ اعلیٰ اصولوں کی حفاظت کرتے ہوئے بھی ایک ایسا فارمولا طے کیا جا سکتا ہے افہام و تفہیم کا ایک ایسا باہمی معاملہ طے کیا جا سکتا ہے کہ جس کے ذریعے ہم دونوں اکٹھے بھی ہوں اور بعض پہلوؤں سے جدا جدا بھی ہوں۔

ہیں کا وہ سوال اتفاقی تھا۔ اس سے پہلے میرے ذہن میں یہی مضمون تھا جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے۔ میں آپ کو اب سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ بہت ہی بنیادی اور اہم بات ہے

آپ نئی صدی میں داخل ہو رہے ہیں

بہت سے ایسے گھرانے یہاں آکر آباد ہو گئے ہیں جن کا پس منظر مشرقی ہے اور مشرقی پس منظر تاریخ کا ایسا ہی نہیں ہے۔ یہ کچھ باتیں جاہلانہ ہیں۔ وہ یہ ہے کہ آپ مشرقی پس منظر کی برائیوں کو لے کر یہاں آئیں اور پھر اس کو اسلامی پس منظر سمجھتے رہیں اور اسلام کے خلاف ردّ عمل دکھائیں اس لئے بہت ہی نازک معاملہ ہے اور پھر یہ بھی خطرہ ہے کہ اس مشرقی پس منظر کی بعض روایات اور اصول اور زندہ رہنے کی

صلاحیت نہ رکھتی ہوں۔ اور آپ خود اس بات میں ابہام کا شکار ہو چکے ہوں۔ آپ کو یہ نہ پتہ ہو کہ یہ اسلام نہیں ہے بلکہ بعض مشرقی قدریں ہیں اور ان کی مقابلۃً اعلیٰ قدروں سے شکست کھا کر آپ ایک احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جائیں۔ یہ بھی ایک بڑا حقیقی خطرہ ہے۔

اس لئے

بہت ہی اہم بات یہ ہے کہ اسلام کو الگ رکھیں۔ مشرقی روایات اور مشرقی قدروں کو الگ رکھیں۔ اسلام کے اخلاق سے مزین ہوں کیونکہ انہیں عالمی ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔ اپنے میل جول اپنے طریقِ کار میں لطافت پیدا کریں ایسی لطافت جو دوسروں پر لازماً اثر انداز ہو جائے۔

اسی میں PANITRATION کی طاقت ہے اور PANITRATION کے ذریعے پھر آپ ان کو اپنی طرف مائل کر سکتے ہیں۔ اور جب آپ مائل کرتے ہیں تو پھر ان کی اصلاح کی کوشش شروع کر دیں۔ ان کو اسلام کی اعلیٰ قدریں سکھانی شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ ان کی بدیوں سے متأثر نہ ہوں لیکن بدیوں سے اگر آپ نے متأثر نہیں ہونا تو لازم ہے کہ ان کی خوبیوں کا بھی اعتراف کریں ورنہ یہ لوگ آپ کو متعصب اور جاہل اور اندھے سمجھیں گے۔ بہت سی باتوں میں جیسا کہ قرآن کریم نے متوجہ فرمایا ہے کھاری پانی کے سمندر میں بھی فائدے کی چیزیں ہیں۔ یہاں بھی مچھلیاں ہیں۔ یہاں بھی خوراک کے اعلیٰ سے اعلیٰ سامان موجود ہیں۔ یہاں بھی موتی ہیں۔ مثلاً سچائی کا جہاں تک تعلق ہے۔ اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ آج روزمرہ کی زندگی میں اکثر مسلمان ممالک کی نسبت عیسائی ممالک میں زیادہ سچائی دکھائی دے رہی ہے۔ یہ اعتراف کتنا کڑوا کیوں نہ محسوس ہو۔ ہو سکتا ہے کوئی مسلمان سن کر اتنا مغلوب الغضب ہو جائے کہ وہ کہے۔ جس شخص نے یہ کہا ہے اس کو قتل کر دینا چاہیئے۔ اسلام کی بڑی سخت ہتک کی ہے۔ مگر اسلام کی ہتک سچائی کی ہتک سے ہی ہوا کرتی ہے۔ اسلام کی ہتک جھوٹ کی عزت افزائی سے ہو سکتی ہے؟

اسلام کی ہتک سچائی کی ہتک سے اور جھوٹ کی عزت افزائی سے ہوتی ہے۔

پس یہ ایک حقیقت ہے جسے ہر احمدی کو تسلیم کرنے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کرنا چاہیئے اس کی جرأت پیدا کرنی چاہیئے۔ حوصلہ پیدا کرنا چاہیئے لیکن اس کے ساتھ ہی اس احساس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے کہ تمام سچائیوں کا سرچشمہ اسلام ہے۔ مسلمان اسلام نہیں ہے۔ آج کا مسلمان یقیناً اسلام نہیں ہے۔ اگر کوئی اسلام تھا تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم تھے یعنی زندگی کی شکل میں۔

اسلام کی صورت میں اگر کوئی اسلام کا مجسم تھا تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ و

کیا آپ کی امانت ہے جہیز قرآن و تعمیر بدر قادیان

سلم تھے یا وہ صحابہؓ تھے جن کو آپ نے پیدا فرمایا۔ پس اسلام اگر کبھی شخصیتوں میں ڈھل سکتا ہے تو اس وقت ڈھلا تھا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا زمانہ تھا اور قرونِ اولیٰ کا زمانہ تھا یعنی پہلی پہلی صدیوں کا زمانہ تھا جس میں ابھی اسلام کی سچائی مسلمانوں کے وجود کا حصہ بنی ہوئی تھی۔ اب صورت حال بدل چکی ہے۔ اس لئے اسلام بحیثیت مجموعی کہیں نہیں ہے۔ بلکہ ان بدنصیبوں پر حرف ہے۔ جنہوں نے اسلام کو سچائی کے طور پر قبول کرنے کے بعد بھی جھوٹ کے ساتھ رابطے بڑھا لئے تو صرف ایک نہیں اور بھی ان ملکوں میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ روزمرہ کی زندگی میں ایفائے عہد یہاں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں حسنِ ظن یہاں پایا جاتا ہے۔ بے وجہ تجسس نہیں پایا جاتا۔ بے وجہ بدظنیاں نہیں پائی جاتیں۔ بے وجہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑھا کر لڑائی جھگڑے کرنا یہاں عموماً مفقود ہے۔ بعض علاقوں میں بعض صورتوں میں پایا جاتا ہے۔ تو یہ خوبیاں بھی یہاں ہیں۔ اس کے مقابل پر بڑی بڑی خطرناک بدیاں بھی ہیں تو آپ کو SELECTIVE ہونا پڑے گا۔

سچائی کے ساتھ جڑے رہیں گے تو آپ ان کی خوبیاں قبول کریں گے لیکن احساس کمتری کا شکار نہیں ہوں گے۔ ان کی خوبیاں اس اصول کے تابع آپ قبول کریں گے کہ

اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ

کہ حکمت کی چیز مومن کی گمشدہ اونٹنی یا گمشدہ چیز کی طرح کی ہے۔ وہ دراصل اسی کی ملکیت تھی۔ پس جو سچائی کا منبع اگر اسلام ہے۔ تو جو سچائیاں یہاں بکھری پڑی ہیں۔ آپ ان سے کیسے نفرت کر سکتے ہیں۔ وہ اسلام ہی کی سچائیاں ہیں۔ انہیں آپ کو اپنانا پڑے گا۔ اور جو بیچتے ہیں، ان سے اس سچائی کے مطابق اسی حد تک پیار کرنا پڑے گا۔ ان کی خوبیوں کا اعتراف کرنا ہوگا اور اس ذریعہ سے وہ آپ کے اندر زیادہ دلچسپی لیں گے کیونکہ اثر انداز کرنے والی نصیب سے بڑی طاقت سچائی ادا کرتی ہے۔ اگر احمدیوں میں یہ خوبی ہے کہ لوگوں کو دیکھیں۔ وہ دیکھیں کہ یہ اچھی بات کا اعتراف کرنے والے ہیں۔ بری باتوں کو رد کرنے والے ہیں اور جو حقیقت جیسی بھی ہو، خواہ ان کے لئے وہ کڑوی ہو یا میٹھی ہو یہ اس حقیقت کو قبول کرنے کی صلاحیت اور جرأت رکھتے ہیں تو لازماً یہ لوگ آپ کی طرف عظمت اور احترام سے دیکھنے لگیں گے۔ اور آپ کے نظریات میں دلچسپی لینے لگیں گے۔ پس اسلام پھیلانے کا طریق یہ ہے۔ آپ کا روحانی طور پر نفوذ کرنا اور پھیلنا ضروری ہے۔ بچوں کے ذریعے آپ ضرور پھیلیں۔ کوئی اس سے منع نہیں کرتا بلکہ میں تو تحریک کر رہا ہوں کہ وقف نو کی خاطر بھی بچے پیدا کریں لیکن بچوں کے ذریعے پھیلنا کافی نہیں ہے۔ مجھے جب یہاں آیا تو میں نے بعض گفتگوؤں میں انداز سے پوچھا کہ کتنے احمدی ہیں تو اکثر نے جو جواب دیا۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ اس وقت تو زیادہ نہیں لیکن آپ دیکھیں گے کہ ۲۰ سال کے عرصہ میں انشاء اللہ ہم بہت ہو جائیں گے۔ تب میں نے پتہ کیا کہ کس طرح کافی ہو چکے ہوں گے۔ تو پتہ لگا کہ

پیدائش کے ذریعے OF COURSE۔

لیکن کسی نے یہ نہیں کہا کہ روحانی ذریعے سے اسلام کی خوبیوں کے نفوذ کے ذریعے سے، اپنے اعلیٰ اور لطیف اخلاق کے نفوذ کے ذریعے سے ہم لازماً بڑھنے والے ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی۔ کسی نے یہ جواب نہیں دیا۔ اس سے مجھے فکر پیدا ہوئی۔ اسی سے میرا ذہن اس نقطے کی طرف مائل ہوا کہ آپ کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ آپ کی جسمانی پیدائش تعداد میں برکت تو دے سکتی ہے مگر آپ کے نظریئے کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں کر سکتی اگر اس سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آپ روحانی طور پر بڑھنا نہ سیکھیں۔ یہ قومیں اگر آپ پر غالب نہیں آئیں گی تو آپ کی نسلوں پر غالب آجائیں گی۔ اگر آپ نے ان پر غالب آنا نہ سیکھا یعنی روحانی اور اخلاقی اعتبار سے

یہ زندگی کا راز ہے۔ اس راز کو آپ کو سمجھنا چاہئے۔

میں زیادہ وقت لے کر آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ آپ میں سے بعض کو شاید نیند بھی آرہی ہو مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بہت گہری بات ہے۔ یہ آپ کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اس راز کو سمجھیں یہ زندگی کا سرچشمہ ہے۔ آپ کو روحانی طور پر اور اخلاقی طور پر صاحب نفوذ بننا ہوگا۔ یہ صلاحیتیں پیدا کرنی ہوں گی کہ ان سوسائٹیوں میں سرایت کر جائیں اور پھر اپنی دھاگوں کے ذریعے جو اخلاق کے دھاگے ہیں، ان کو کھینچ کر اسلام میں داخل کرنا ہوگا اور داخل کرتے وقت ان کے لوگ پاک درست کرنے ہوں گے۔ ان کی صفائی کرنی ہوگی۔ جس طرح فیکٹریوں میں RAW میٹریل کی خام مال کی صفائیاں کی جاتی ہیں، پھر کارخانوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ جس طرح نظام انہضام میں باہر سے آئی ہوئی خوراک کی صفائی کرنی پڑتی ہے اور اس کو لطیف اور باریک بنانا پڑتا ہے۔ اس طریق پر آپ ان کو لیں۔ پس ان کو لینے کا،

ان کو کھینچنے کا اصل، آخری گُر آپ کے لطیف اعلیٰ قدروں والے اخلاق ہیں جو اسلام کے بنیادی اصولوں پر قائم ہوں

اور اسلام کی تعلیمات گویا آپ کی ذات بن جائیں، آپ کا وجود بن چکی ہوں۔ اور آپ کے خلق اور آپ کے اسلام میں کوئی فرق نہ رہے۔ اسی پہلو سے جیسا کہ بیان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک زندہ قرآن تھے۔ آپ اپنے اخلاق کی ڈوریاں ان میں پھینکیں۔ اخلاق کی ڈوریاں لطیف ہوا کرتی ہیں۔ اخلاق کی ڈوریاں بڑی نازک ہوا کرتی ہیں۔ بعض دفعہ دکھائی نہیں دیتیں لیکن ان میں طاقت بڑی ہوا کرتی ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے کہ

کچے دھاگے سے چلی آئے گی سرکار بندھی

وہ کچا دھاگہ کیا ہے۔ وہ جذبۂ عشق اور جذبۂ خلوص ہے۔ دیکھنے میں کچا دھاگہ ہے مگر بڑی بڑی طاقتوں کو اپنی طرف کھینچ لیا کرتا ہے۔ پس آپ کے اخلاق کی باریک اور نازک ڈوریاں ہیں جنہوں نے ان قوموں کو باندھنا ہے اور باندھ

گر سچائی اور خدا اور خدا کے رسول کے قدموں میں لا ڈالنا ہے تو اس کے سوا اور کوئی طاقت آپ کے پاس نہیں ہے۔ جہاں تک ظاہری مضبوط ہتھیاروں کا تعلق ہے وہ ان قوموں کے پاس ہے اور آپ کے پاس کچھ نہیں ہے۔

پس اخلاق کے لطیف اور نازک دھاگوں کے ذریعے اخلاق کی ڈوریاں پھینک کر اخلاق کی کمندیں ڈال کر ان قوموں پر قبضہ کریں ورنہ یہ قومیں آپ پر قبضہ کر لیں گی اور آپ کی نہیں تو آپ کی اگلی نسلوں کی اور اگلی نسلوں کی حفاظت اور بقاء کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکے گی۔

جماعت احمدیہ ممبئی

صدر: مکرم غلام محمود صاحب راچوری
نائب صدر:
مکرم عبد الشاکر صاحب
سیکرٹری مال:- مکرم پرویز احمد صاحب
" ضیافت " عبد الغفور صاحب بریکر
" تعلیم و تربیت و تبلیغ
مکرم عبد الشکور صاحب
" رشتہ ناطہ

مکرم انوار احمد صاحب

جماعت احمدیہ مدن گیر
کشن گڑھ!

صدر - مکرم یعقوب علی صاحب
سیکرٹری مال۔
مکرم بابو عبد الکریم صاحب
نائب صدر
مکرم اصغر علی صاحب

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بہار

مئی ۱۹۸۹ء تا جولائی ۱۹۹۲ء

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین (ناظم مقام ناظر اعلیٰ قادیان)

جماعت احمدیہ مرکرہ

صدر: مکرم تمیم عباس صاحب
نائب صدر " پی کے جلیل صاحب
سیکرٹری مال " محمد علی صاحب
" تبلیغ و تربیت مکرم پی اے عبد الرحمن صاحب
" ضیافت " پی عبد الجلیل صاحب
آڈیٹر " پی اے محی الدین صاحب
سیکرٹری تحریک جدید " پی کے محمد توفیق صاحب
" وقف جدید " ایم اے بشیر احمد صاحب
" ذکر فنڈ " پی کے قمر الدین صاحب
" رشتہ ناطہ " شیخ علی صاحب
ایڈیشنل سیکرٹری تبلیغ و تربیت
مکرم پی قاسم صاحب

جماعت احمدیہ کیننانور

صدر مکرم دی کے محمود حاجی صاحب
نائب صدر " این عبد الرحیم صاحب
سیکرٹری مال مکرم کے محمود صاحب
سیکرٹری امور عامہ مکرم پروفیسر محمد صاحب ایم اے
" تبلیغ و تربیت " پی اے مجید صاحب
" تعلیم " کے سی محمود صاحب
" جائیداد " بی ایم کویا صاحب
" تحریک جدید " این اعجاز الحق صاحب
" وقف جدید " اے بشیر احمد صاحب
" ضیافت " پی وسیم احمد صاحب
محاسب " پی ظفر احمد صاحب
آڈیٹر " ایم عبد الرحمن ایم اے صاحب

جماعت احمدیہ ماکترا

صدر مکرم ایم بنانی الدین صاحب
سیکرٹری مال و تبلیغ
" ایم ابراہیم کٹی صاحب
" ضیافت " ایس عبد القادر صاحب

جماعت احمدیہ پینگاڈی

صدر مکرم سی کنجی عبد اللہ صاحب
نائب صدر " پی عبد الحمید صاحب
جنرل سیکرٹری " پروفیسر پی محمود احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ " جمیل احمد صاحب پی
" مال " بی احمد صاحب
" تبلیغ و تربیت " سی ایچ عبد الشکور صاحب
" تعلیم " این کنج احمد ناصر صاحب
" تحریک جدید " ایم این عبد اللہ صاحب
" وقف جدید " بی عبد السلام صاحب
" ضیافت " شفیع احمد صاحب
امین " ایم ابراہیم کٹی صاحب
آڈیٹر " اے علی کنج صاحب
سیکرٹری جائیداد " بی عبد الکریم صاحب
صدر مجلس موصیان " این کنج احمد ناصر صاحب
امام الصلوٰۃ " این کنج احمد ناصر صاحب

جماعت احمدیہ اٹارسی

صدر مکرم محمد فہیم احمدی صاحب
سیکرٹری مال " عبد الباری صاحب
" امور عامہ " محمد فہیم صاحب
" تحریک جدید و وقف جدید
مکرم عبد الباری صاحب
" تبلیغ و تربیت تعلیم و ضیافت
مکرم مفضل حسین صاحب

جماعت احمدیہ پورٹ بلیئر

صدر مکرم سلطان احمد صاحب
نائب صدر " اسمٰعیل سردار صاحب
سیکرٹری مال " اسمٰعیل سردار صاحب
" تبلیغ " خلیق احمد صاحب
" وقار عمل " غلام احمد صاحب
" رشتہ ناطہ " منور احمد صاحب

منقولات

جماعت احمدیہ کا موقف

لندن (رپورٹ) احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن لندن کی جانب سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں چک سکندر ضلع گجرات میں ۱۰۰ سے زائد احمدی گھروں کو لوٹ مار کے بعد جلا دیا گیا ہے۔ اور تین بے گناہ احمدیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مرنے والوں میں ایک ۱۰ سالہ بچی نبیلہ بھی شامل ہے۔ متعدد افراد زخمی اور لاتعداد احمدی مستورات اور بچے ابھی تک لاپتہ ہیں خدشہ ہے کہ ان میں سے کئی اپنے جلتے ہوئے گھروں کے ملبوں کے نیچے دب کر جاں بحق نہ ہو گئے ہوں۔ پریس ریلیز میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس ساری کارروائی کے وقت ضلع کے اعلیٰ حکام ڈپٹی کمشنر ڈی آئی جی اور ایس پی پولیس موقع پر موجود تھے جنہوں نے بجائے احمدیوں کی حفاظت کے ان کے نوجوانوں کو حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر پہنچا دیا اور پھر ملوائیوں کو کھلی چھٹی دے دی تاکہ وہ احمدیوں کے گھروں کو لوٹیں جلائیں اور ان کا قتل عام کریں جب جلتے گھروں سے محمد رفیق اور ۱۰ سالہ نبیلہ جان بچانے کے لئے باہر نکلے مخالفین نے انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا تیسرے شخص نذیر احمد ساقی تھے جن کو پولیس نے ان کے مکان کی چھت سے نیچے اتارا اور ان کے نیچے آتے ہی مخالفین نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ جس سے وہ جانبر نہ ہو سکے۔ پریس ریلیز کے مطابق احمدیوں کے مال کو لوٹنے اور مکانات کو جلانے کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے تینوں افراد کو ربوہ لا کر دفن کر دیا گیا ہے۔ گاؤں کے گرد پولیس کا ابھی تک ناکہ بندی ہے دریں اثناء جماعت احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے اپنے بیان میں الزام لگایا ہے کہ نہ صرف پنجاب کی حکومت ہی نہیں بلکہ بے نظیر کی مرکزی حکومت بھی اس معاملہ میں پوری طرح ملوث ہے۔ کیونکہ پولیس نے آتے ہی پہلے احمدی نوجوانوں کو حراست میں لے لیا تاکہ احمدی اپنی حفاظت نہ کر سکیں۔ بقیہ احمدیوں سے اسلحہ اکٹھا کر لیا گیا تاکہ ملوائیوں کے حملہ میں کسی قسم کی مزاحمت نہ ہو رشید احمد چوہدری نے اس انتہائی خبر پر کہ احمدیوں کو ان کی حفاظت کے پیش نظر گرفتار کیا گیا تھا پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اگر احمدیوں کو حفاظت مقصود تھی تو کیوں نہ احمدی مستورات اور بچوں کو حفاظتی مقامات پر پہنچایا گیا۔ ترجمان نے دولت مشترکہ کے تمام ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان کی دولت مشترکہ میں دوبارہ شمولیت سے پہلے حکومت پاکستان کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ پاکستان میں احمدیوں پر عائد کردہ غیر انسانی پابندیوں کو واپس لے اور احمدیوں کے انسانی حقوق کو بحال کرے اور ان پر انسانیت سوز مظالم کے سلسلہ کو فوری طور پر بند کرے۔

دریں اثناء احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن مانچسٹر کے صدر انوار الحق نے صدر غلام اسحاق خان، وزیر اعظم بے نظیر بھٹو، چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ، گورنر پنجاب ریٹائرڈ جنرل ٹکا خان، وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف، وزیر داخلہ اعتزاز احسن، قومی اسمبلی کے اسپیکر ملک معراج خالد اور سفیر پاکستان لندن شہریار محمد خان کو بھی پیغام ارسال کئے ہیں جن میں کھاریاں کے قریب ہونے والے واقعہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے حکومت پاکستان اور حکومت [illegible]

از مکرم رشید احمد چوہدری صاحب لندن

اسلام اور عیسائیت

ایک حقیقت پسندانہ جائزہ

عالمی عیسائی مشنریوں کا اعلان سنہ ۲۰۰۰ تک تمام دنیا میں عیسائیت کے پیغام کو پہنچانے کا منصوبہ آئندہ گیارہ سالوں میں آدھی دنیا کو عیسائی بنانے کا ارادہ، مسلمانانِ عالم کیلئے لمحہ فکریہ

آج جب کہ تقریباً تمام اسلامی ممالک کہلانے والوں میں مختلف فرقے ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہیں اور اسلام کو ایک تشدد پسند مذہب کے طور پر دنیا میں پیش کیا جا رہا ہے اور خصوصاً پاکستان میں جہاں حکومت اور علماء کا ایک ٹولہ ملک میں بسنے والے چالیس لاکھ احمدی مسلمانوں کو بزور طاقت غیر مسلم بنانے پر تلا ہوا ہے تو وہاں عیسائی دنیا اگلے گیارہ سالوں میں آدھی دنیا کو عیسائی بنانے کے منصوبے تیار کر رہی ہے۔ چنانچہ انگلستان سے شائع ہونے والے ایک ماہوار رسالہ "فوکس" (FOCUS) میں ایک تحقیقی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس کے مطابق ۵ تا ۸ جنوری ۱۹۸۹ء کو منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں ۵۰ ممالک سے ۳۰۰ عیسائی رہنما جمع ہوئے اور انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ سنہ ۲۰۰۰ تک تمام دنیا میں بائیبل کی تعلیم پھیلا دی جائے گی جس کے نتیجہ میں دنیا کی آبادی کا کم از کم نصف حصہ عیسائیت کی آغوش میں آ جائے گا۔

اس کانفرنس میں جہاں مختلف فرقوں کے عیسائی لیڈر جمع ہوئے تھے اس بات پر زور دیا گیا کہ عیسائیت کا پیغام دنیا بھر میں پہنچانے کے لئے تمام عیسائی تنظیمیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک "مرکزی" ملاقاتی ادارہ قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ FOCUS کی اس رپورٹ کے اہم نکات اور اعداد و شمار ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) :۔ عربوں میں تبلیغ کے لئے عیسائیوں کا جو ادارہ کام کر رہا ہے اس کا نام عرب ورلڈ میڈیا ہے جو گزشتہ ۲۵ سالوں سے سرگرم عمل ہے۔ اس کے کل ۵۳ ممبر ہیں۔ اس تبلیغ کے لئے مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں۔

☆ کورسز بذریعہ خط و کتابت۔
☆ ریڈیو نشریات۔
☆ مختلف زبانوں میں لٹریچر اور میگزین کا اجراء۔
☆ ویڈیو کیسٹس۔

اس ادارہ نے ۱۹۶۵ء میں ۱۳۳۶۸ لوگوں کو بائیبل کورسز بذریعہ ڈاک بھجوائے جن میں سے ۳۸۰۷ لوگوں نے اس کورس کو پورا کیا۔ ۱۹۸۸ء میں یہ تعداد ۵۲۵۳ ہو گئی۔

(۲) :۔ ۱۹۶۱ء سے عرب دنیا میں عیسائی مشنریوں کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے اس میں بتایا گیا ہے کہ شروع میں تیونس میں ایک مرکز قائم کیا گیا تھا۔ مگر مارچ ۱۹۶۳ء میں حکومت نے مذکورہ بالا تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے اس کو بند کروا دیا۔ ۱۹۶۲ء میں دو عیسائی مشنریوں نے الجزائر میں کتابوں کی ایک دوکان کھولی اور وہاں سے تبلیغ کا آغاز کیا اس طرح مراکش میں بھی کام شروع کیا گیا۔ مگر جلد ہی محسوس کیا گیا کہ فرانس کو نسبتاً زیادہ بہتر جگہ ہے اور وہاں سے فرانس میں اس کام کا آغاز ہوا اور اس کا نام "بائیبل ریڈیو سکول" رکھا گیا۔ ریڈیو پروگرام کو شروع کرنے کا ذریعہ

کا ایک باشندہ تھا جس میں اس کے ساتھ مزید افراد شامل ہوتے رہے۔ آج کل ہر ہفتہ میں تین بار مونٹی کارلو ریڈیو سے ۳۰ منٹ کا ایک پروگرام نشر کیا جاتا ہے۔ ۳۰ منٹ کی ان نشریات پر ۷۰۰ پونڈ لاگت آتی ہے۔ علاوہ ازیں مختلف زبانوں میں لٹریچر اور میگزین شائع کر کے بھجوائے جاتے ہیں۔

(۳) :۔ ۱۹۸۶ء میں NOR-THING - انگلستان میں پانچ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو پانچ زبانوں میں لٹریچر تیار کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عربی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں ویڈیو کیسٹ بھی تیار کر کے بھجوائے جاتے ہیں۔

(۴) :۔ رسالہ PULSE میں مشرقی افریقہ براڈ کاسٹر ملائی کا انٹرویو شائع ہوا ہے جو مختلف ممالک میں قائم چھ ریڈیو سٹیشنوں سے پروگرام نشر کرتا ہے اور اس کا پروگرام تقریباً ۳۰ کروڑ عربوں تک پہنچتا ہے۔ اس کے خیال کے مطابق بہت سے مسلمان اس وقت عیسائیت قبول کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں وہ کہتا ہے کہ اب تک مسلمانوں کو عیسائی نہ بنانے میں جو ناکامی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ صحیح رنگ میں مسلمانوں تک عیسائیت کا پیغام نہ پہنچانا ہے۔ اس کے خیال کے مطابق موجودہ دور کی ایجادات کے ذریعہ ... پہنچایا

پہنچایا جا سکتا ہے۔

(۵) :۔ ایک جائزہ کے مطابق ۱۹۸۵ء تک عرب دنیا کے اس ہر گروپ کے بارے میں ایک لاکھ پچاس ہزار خطوط دفتر وائیس کلیف میں موصول ہو چکے ہیں جن سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمان دنیا عیسائیت کی طرف مائل ہے۔

(۶) :۔ ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ کے متعلق مذکورہ رپورٹ ذکر کرتی ہے کہ ہندوستان کے تامل ناڈو کے علاقہ میں کوتاگری کے مقام پر اسلام پر ایک کورس منعقد کیا جا رہا ہے جس میں مندرجہ ذیل عناوین پر عیسائی مقررین لیکچر دیتے ہیں۔

☆ اسلام سے قبل عرب کی حالت۔
☆ لائف آف محمد
☆ قرآن
☆ حدیث
☆ اسلام کا پھیلاؤ
☆ اسلامی عقائد اور ان کی ادائیگی۔
☆ اسلام کا معاشرتی ڈھانچہ
☆ عیسیٰ اسلام میں
☆ ابن اللہ ہونے کا دعویٰ
☆ عیسیٰ کا مصلوب ہونا
☆ اسلامی تاریخ
☆ اسلامی شریعت کی فلاسفی۔
☆ ہندوستان میں اسلام
☆ اسلام عہد جدید کے تناظر میں۔

(۷) :۔ اس رسالہ میں مختلف اعداد و شمار درج کئے گئے ہیں جن کے مطابق عیسائی آبادی دنیا کا ۳۳۰۱ فیصد ہے۔

● اس وقت دنیا بھر میں ۷۸۹ ادارے تمام دنیا میں جن کے زیر استعمال چار کروڑ چھپن لاکھ کمپیوٹر ہیں جبکہ ۱۹۸۷ء میں ان کی تعداد دو کروڑ ۹۰ لاکھ تھی۔

● عیسائی دنیا ۷۰۰ ... ریڈیو اور ٹی وی سٹیشن ... پر ...

اداریہ بقیہ صـ۲

جماعت احمدیہ کیرلہ کو صرف ایک مرتبہ مباہلہ کرنے کی پابندی کے ساتھ مباہلہ کی محدود اجازت دے دی۔ تو اس سے یہ سمجھ لینا کہ اصل مباہلہ وہی جو آمنے سامنے ہو۔ سخت نادانی اور ناسمجھی کی بات ہے۔ علاوہ ازیں حالات اس قدر بدل گئے ہیں کہ ۱۲۰ ممالک میں احمدیت قائم ہو چکی ہے۔ آمنے سامنے مباہلہ کے لئے حضور انور کا ہر ملک کے مکذبین کے سامنے ٹھہرنا ہونا ممکن نہیں بالخصوص ایسے حالات میں کہ معاندین احمدیت اس حد تک درندگی پر اتر آئے ہیں کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے انسانی حقوق پر قدغن لگا رکھا ہے۔ اور ایسے تعصب میں اندھے ہو گئے ہیں کہ اسی کلمہ طیبہ کی توہین پر اتر آئے ہیں جسے پڑھ کر یہ خود بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ لہذا پریس جو اعلیٰ درجہ کا اور پُر امن ذریعہ ابلاغ ہے نہ ہی قابل ترجیح اور مباہلہ کا اصل مقام ہے۔ ہے تجھ کو رہ ہستی میں اس عزم سے چلنا ہے + یہ شام و سحر تجھ سے آگے نہ نکل جائیں

مباہلہ کی ضرورت

سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں :-

”قادیانی مذہب کی حق و باطل کی تفریق کے لئے کسی قسم کے مباہلہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ ہی میں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ۱۰ رجون ۱۸۹۳ء کو بمقام امرتسر مولوی صوفی عبد الحق صاحب غزنوی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے درمیان مباہلہ ہوا تھا۔ مرزا صاحب نے اعلان کیا کہ فریقین میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا۔ خدائے قوی و قادر نے یہ فیصلہ کیا کہ ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی فوت ہو گئے حالانکہ صوفی عبد الحق غزنوی نے ۱۹۱۷ء میں انتقال فرمایا۔“

(نفرت ج ہند ۲ر جولائی)

اس تحریر کا پہلا جواب یہ ہے کہ جب احمدیوں سے مباہلہ کی ضرورت نہیں تھی تو کوڈ بیتمور میں آپ لوگوں نے کیوں مباہلہ کیا؟ اس سے ثابت ہوا کہ سیکرٹری صاحب مبہوت ہو کر پچھتا رہے ہیں کہ کیوں مباہلہ ہوا ــــ دوسرا جواب یہ ہے کہ سیکرٹری صاحب کی یہ تحریر :-

”مرزا صاحب نے اعلان کیا کہ فریقین میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائیگا۔“ ــــ ہمارا چیلنج ہے کہ عبد الحق غزنوی صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں کبھی ایسا نہیں فرمایا یہ سیکرٹری صاحب کا بدترین جھوٹ اور صریح کذب بیانی ہے۔ لہذا مباہلہ کیرلہ کے بعد سیکرٹری صاحب اپنے مباہلہ کی لعنت کے پورے پورے مصداق ثابت ہو گئے ہیں

چھپتا ہو گا دو ہاتھوں سے کہ ہے ہے ہر گز + عیب تمہارے بھائی کے یہ گند ہو نگے آشکار

(درثمین)

اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مکذب علماء کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا جس میں سب سے بڑے معاند مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو خاص طور پر مقابل پر آنے کی تحریک کی گئی تھی۔ مگر وہ میدان مباہلہ میں آنے کے بعد طرح طرح کے بہانے بنا کر راہِ فرار اختیار کر گئے۔ اس موقعہ پر مولوی عبد الحق غزنوی کے اصرار پر مباہلہ ضرور ہوا مگر آپؑ نے ان کے خلاف کوئی بد دعا نہیں کی تھی اس کی وجہ بتاتے ہوئے حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں :-

”عبد الحق نے مباہلہ کے لئے بہت اصرار کیا تھا۔ اور مجھے اس سے مباہلہ کرنے میں تامل تھا کیونکہ جس شخص کی شاگردی کی طرف وہ اپنے تئیں منسوب کرتا تھا وہ میرے خیال میں ایک صالح آدمی تھا۔ یعنی مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم غزنوی ..... اس لئے میرے دل نے عبد الحق کے لئے کسی بد دعا کو پسند نہیں کیا۔ بلکہ میری نظر میں وہ قابل رحم تھا ..... بہر حال مباہلہ میں جو اس نے چاہا کہا۔ مگر میری دعا کا مرجع میرا ہی نفس تھا۔ اور میں جناب الٰہی میں یہی التجا کر رہا تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو کاذبوں کی طرح یاد کیا جاؤں۔ اور اگر میں صادق ہوں تو خدا میری مدد اور نصرت کرے۔“ (حقیقۃ الوحی صـ۲۳۵)

بعدہٗ مولوی عبد الحق غزنوی صاحب نے خود اپنی بیوہ بھاوج سے شادی کر کے اس کے حمل سے بیٹا پیدا ہونے کی اُمید پر اسے مباہلہ کا نتیجہ قرار دیا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی گرفت میں اس پہلو سے آگیا اور ذلت اور نکبت سے لاولد اور ابتر مرا۔ حضور فرماتے ہیں :-

”عبد الحق غزنوی ثم امرتسری نے مباہلہ کے بعد اپنی نسبت مباہلہ کا اثر یہ ظاہر کیا تھا کہ میرا بھائی مر گیا ہے۔ اور اس کی بیوہ سے میں نے نکاح کیا ہے۔ اور اس کو حمل ہو گیا ہے۔ اور اب اس کو لڑکا پیدا ہوگا۔ اور وہ مباہلہ کا اثر سمجھا جائے گا۔ مگر اس حمل کا انجام یہ ہوا کہ کچھ بھی پیدا نہ ہوا اور اب تک وہ باوجود گذرنے چودہ برس کے نامرادی اور ذلت کی زندگی بھگت رہا ہے۔ اور برخلاف اس کے مباہلہ کے بعد میرے گھر میں کئی لڑکے پیدا ہوئے۔ اور کئی لاکھ انسان نے میری بیعت کی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دُنیا کے کناروں تک عزت کے ساتھ میری شہرت ہو گئی اور اکثر دشمن مباہلہ کے بعد مر گئے اور ہزارہا نشانِ آسمانی میرے ہاتھ پر ظاہر ہو گئے۔“ (حقیقۃ الوحی صـ۲۴۹)

یاد رہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ یتزوج و یولد لہٗ کہ مسیح موعود کی خاص شادی ہوگی اور خاص اولاد ہوگی۔ آج بڑی شان سے یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اور جماعت احمدیہ اس مقدس اولاد اور نسل کی زیر قیادت زمین کے کناروں تک پھیل گئی ہے۔ (باقی آئندہ)

جلسہ صد سالہ جشن تشکر

بتاریخ ۲۶، ۲۷ر اگست ۱۹۸۹ء

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس بسلسلہ صد سالہ جشن تشکر سری نگر میں مورخہ ۲۶، ۲۷ر اگست کو منعقد ہو رہی ہے اس کے علاوہ پروگرام کے مطابق ار ستمبر تک وادی کی مختلف جماعتوں میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہوں گے اور اس دوران مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات بھی ہوں گے۔ وادی کشمیر کی جماعتوں کے زیادہ سے زیادہ احباب اس کانفرنس، جلسوں اور اجتماعات میں شریک ہو کر استفادہ کریں، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر نے درخواست کی ہے کہ جو احباب بیرون شہر سے تشریف لا رہے ہیں وہ قبل از وقت انہیں مطلع کر دیں۔ تاکہ انتظامات میں سہولت ہو۔ نیز لکھا ہے واضح رہے کہ مستورات کے لئے رہائش کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد۔ فیملیز کے ٹھہرنے کی جگہ نہیں

احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد میں اطراف و اکناف سے آئے ہوئے احمدی تجار ایک دو روز قیام فرماتے ہیں اور مشن کی گیلری میں فیملیز کے ٹھہرنے کی جگہ تھی۔ لہذا ایک دو روز دن کا قیام بھی ممکن تھا لیکن اب گیلری کو نمائش کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے جس میں سلسلہ کی قیمتی کتب اور نمائش کا ضروری سامان رکھ دیا گیا ہے۔ لہذا ایسے افراد جو حیدر آباد تشریف لائیں ان کی فیملیز کے قیام کا انتظام مشن ہاؤس میں نہیں ہو سکے گا۔ انہیں خود ہی اپنے قیام کا انتظام کرنا ہوگا۔ (حمید الدین شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد)

چھٹی قسط

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے دردناک تأثرات

☆ ننکانہ صاحب میں احمدیوں کے خلاف ہونے والے مظالم سے متأثر ہونے والے ایک احمدی مکرم ماسٹر محمد اشرف نور صاحب اپنے خط محررہ ۸۹-۴-۱۳ میں ان واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"ننکانہ کے شرپسندوں نے ۱۲ تاریخ کو مسجد پر حملہ کر کے برجیاں توڑ دیں اور کلمہ طیبہ کا بورڈ جو مسجد میں آویزاں تھا اُتار کر لے گئے۔ یہ تقریباً ۲ بجے کی بات ہے۔ اس سے پہلے ہم ۱½ بجے نماز ظہر پڑھ کر گھر چلے گئے تھے۔ مسجد میں صرف خادم مسجد اللہ دتہ تھا۔ رات ۷ بجے غیر احمدیوں کی مسجد سے اعلان ہوا کہ صبح ۱۲ تاریخ کو کالج کی طلبا تنظیمیں ایک احتجاجی جلوس نکالیں گی۔ ہم نے آس پاس کے احمدی دیہات سے خدام منگوانے شروع کر دیئے لیکن کوئی نہ پہنچ سکا۔ خاکسار ۱۲ تاریخ کو تبلیغ کیس میں پیشی تھی۔ وہ میں بھگتا کر جلدی جلدی مسجد پہنچا۔ پولیس کا مسجد کے آس پاس پہرہ تھا۔ ہم صرف پانچ افراد ڈاکٹر عبد الغفور سرٹے والے ان کا داماد سلطان احمد، مسجد کا خادم اللہ دتہ۔ خاکسار کا بھائی مبشر تنویر اور خود خاکسار محمد اشرف نور تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد مجسٹریٹ آیا کہ تم لوگ مسجد کو چھوڑ دو۔ ہم نے کہا کہ ہم ہرگز مسجد کو نہیں چھوڑیں گے۔ ..... ۹½ بجے جلوس ہمارے خلاف نعرے لگاتا ہوا آیا اور آتے ہی مسجد پر پتھراؤ کرنا شروع کر دیا انہوں نے مسجد کے دروازے توڑ دیئے اور اندر آ کر ہمیں پیٹنا شروع کر دیا۔ مظاہرین مسلح تھے۔ ہمارے تین خادم تو مسجد سے مار کھاتے ہوئے باہر نکل گئے۔ میں اور مسجد کا خادم مسجد کے اندر پھنس گئے۔ لوگوں نے مسجد کے اوپر چڑھ کر مسجد کا سپیکر اور پنکھے توڑنا شروع کر دیئے۔ ہم اس وقت مسجد سے نکلے جب ہم نے دیکھا کہ مسجد کی چھت گرنے والی ہے۔ وہاں سے نکل کر میں نے ایک غیر احمدی کے گھر میں پناہ لی ...... شرپسندوں نے تقریباً تمام مکان جلا دیئے ...... ہمارے لئے یہ دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ... ننکانہ کے وہ افراد جن پر جھوٹے مقدمات درج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مقدمات کو دفع فرمائے کیونکہ جس مجسٹریٹ کے پاس ہمارے کیس ہیں وہ بہت متعصب ہے۔ ختم نبوت کی کانفرنسوں میں شرکت کرتا ہے۔"

(اقتباس خط از مکرم ماسٹر محمد اشرف نور صاحب وارڈ نمبر ۱ گلی نمبر ۴ شاد باغ کالونی ننکانہ صاحب)

☆ ننکانہ صاحب سے مکرم داؤد احمد صاحب متاکر اپنے ایک تازہ مکتوب محررہ ۸۹-۴-۱۸ میں رقمطراز ہیں:-

"اسلام کے ٹھیکیداروں نے قرآن کریم کے جلائے جانے کا بہانہ بنا کر تقریباً ننکانہ صاحب کے تمام احمدی گھروں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ ختم نبوت کے ٹولے کے عزائم کو مدنظر رکھتے ہوئے وقوعہ کے روز ۸۹-۴-۱۲ کو صبح ½۷ بجے بذریعہ ٹیلیفون AC اور DSP ننکانہ سے رابطہ پیدا کیا گیا۔ لیکن انہوں نے حوصلہ افزا جواب دیا کہ فکر نہ کریں۔ ختم نبوت والوں نے رات کو قسم کھا کر یقین دلا یا تھا کہ ہم صرف احتجاجی جلوس نکالیں گے چنانچہ قسم کو بھول کر انہوں نے گھروں کو جلانا شروع کر دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باقاعدہ پروگرام بنا کر حملہ آوروں کو گروپوں کی شکل میں ترتیب دیا گیا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ میں سارے احمدی گھروں کو جلا کر خاک کر دیا ..... خاکسار نے ابھی چار ماہ پیشتر نیا مکان تعمیر کیا تھا ...... ابھی اس مکان کا ۵۵ ہزار قرض واجب الادا تھا کہ اسلام کے نام نہاد ٹھیکیداروں نے ۸۹-۴-۱۲ کو مکان کو شدید نقصان پہنچایا۔ مکان کے دو کمروں کی چھت اور فرش بالکل خراب ہو چکا ہے اور گھر کا ہر قسم کا اثاثہ نذر آتش ہو گیا۔ خاکسار کا ذاتی ریکارڈ بھی ضائع ہو گیا۔ ... ظالموں نے ہمارے صرف زیب تن کپڑے چھوڑے اور ہر قسم کے پارچہ جات نذر آتش کر دیئے ..... خاکسار کے پاس گھر پر کسی غیر احمدی کا موٹر سائیکل پڑا ہوا تھا۔ محلہ سے ۱۰ منٹ پہلے وہ نکلوایا گیا جس کی وجہ سے وہ غیر احمدی بہت متأثر ہوا۔"

(اقتباس خط از مکرم داؤد احمد صاحب متاکر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول۔ کوٹ حسین خان ۲۹۹ زیڈ ہاؤسنگ کالونی۔ ننکانہ صاحب۔ ضلع شیخوپورہ)

☆ مکرم مبشر تنویر صاحب ننکانہ صاحب میں احمدیوں کے گھروں کو جلائے جانے کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خط محررہ ۸۹-۴-۱۷ میں لکھتے ہیں کہ:-

"ننکانہ صاحب میں جو کچھ ہوا۔ اس اہم واقعہ کو شاید ساری زندگی یاد رکھوں اور کبھی بھی بھول نہ پاؤں۔ حضور پُرنور ہم نے اپنے گھروں کو چھوڑ کر مسجد کی حفاظت کی اور جتنا کچھ مجھ سے ہو سکا میں نے کیا مسجد میں میرے ساتھ اور چار خادم و انصار تھے۔ جس میں میرا بڑا بھائی بھی شامل تھا۔ ۸۹-۴-۱۲ کو صبح ۹ بجے مسجد پر حملہ ہوا۔ حملے سے دس پندرہ منٹ پہلے پولیس کے افسران نے ہم سے کہا کہ تمام لوگ مسجد سے چلے جائیں۔ لیکن ہم نے بڑی پیسے کہا کہ ہم نے مسجد نہیں چھوڑنی۔ جلوس مسجد کے دروازے توڑ کر اندر داخل ہوا اور توڑ پھوڑ کے علاوہ ہم لوگوں کو بھی بُری طرح مارا اور پیٹا گیا اور دوسرے لوگوں کی طرح میرا بھی سر پھٹ گیا لیکن جب مجھ میں ہمت نہیں رہی تو پھر میں نے بھاگ کر جان بچائی اور ایک غیر احمدی گھرانے میں داخل ہو گیا۔ خدا ان کا بھلا کرے کہ انہوں نے مجھے پناہ دیدی اور سر پر پٹی بھی کر دی ..... جب جلوس مسجد کو توڑ پھوڑ کر چلا گیا تو میں واپس گھر میں آیا تو گھر کا سارا سامان جلا پڑا تھا۔ یہ آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ میرے احساسات کیا ہو سکتے ہیں۔"

(اقتباس خط از مکرم مبشر تنویر صاحب شاد باد کالونی۔ وارڈ نمبر ۱ گلی نمبر ۱ ننکانہ صاحب۔)

درخواست دعا

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب رانا کینیڈا سے مبلغ ۵۰/- روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنے والد محترم چوہدری محمد احمد خان صاحب مرحوم درویش کی مغفرت اور بلندی درجات، والدہ صاحبہ اور بہنوں بھائی کی صحت، سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ نیز اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

اعلان بابت انتخابات لجنات اماء اللہ بھارت

جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر لجنہ کی عہدیداران کے تقرر کی منظوری کی میعاد ۳۰ ستمبر ۸۹ء کو ختم ہو رہی ہے اس لئے ماہ اگست میں آئندہ تین سال (اکتوبر ۸۹ء تا ستمبر ۹۲ء) تک کے لئے جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کا انتخاب کروا کر دفتر لجنہ مرکزیہ کے پتہ پر بھجوائیں تا وقت پر منظوری دی جائے۔ اور یکم اکتوبر سے نئی عہدیداران کام سنبھال سکیں۔ قوانین انتخاب کا سرکلر ہر لجنہ کو بھجوا دیا گیا ہے اس کے مطابق انتخاب کروا کر بھجوایا جائے۔ جزاکم اللہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم فرید احمد صاحب اور مکرم ظہیر عالم صاحب نمائندگان وقف جدید برائے صوبہ یوپی و بہار

احباب جماعت صوبہ یوپی و بہار کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق نمائندگان وقف جدید بغرض تشخیص و اضافہ بجٹ و وصولی چندہ جات دورہ کر رہے ہیں احباب ان سے کما حقہ تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں ۔ عہدیداران جماعت سے بالخصوص تعاون کی درخواست ہے ۔

(ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
۱	قادیان	-	-	۱۰/۸/۸۹	۲۰	مونگھیر	۱۰/۹/۸۹	۱	۱۱/۹/۸۹
۲	سہارنپور	۱۱/۸/۸۹	۱	۱۲/۸	۲۱	دیوگھر	۱۱/۹	۱	۱۲/۹
۳	بجھوپورہ	۱۲/۸	۱	۱۳/۸	۲۲	مظفرپور	۱۳/۹	۱	۱۴/۹
۴	انبیٹہ	۱۳/۸	۱	۱۴/۸	۲۳	برکموبٹی	۱۴/۹	۱	۱۵/۹
۵	میرٹھ ہاپوڑ	۱۴/۸	۲	۱۶/۸	۲۴	پھتول	۱۵/۹	۱	۱۶/۹
۶	امروہہ	۱۶/۸	۳	۱۹/۸	۲۵	موتی ہاری	۱۶/۹	۱	۱۷/۹
۷	بریلی	۱۹/۸	۱	۲۰/۸	۲۶	ہجرت پور بہوان	۱۷/۹	۱	۱۸/۹
۸	شاہجہانپور لودھی پور	۲۰/۸	۱	۲۱/۸	۲۷	پٹنہ	۱۸/۹	۱	۱۹/۹
۹	اودے پور کٹیا	۲۱/۸	۲	۲۳/۸	۲۸	بھوہ براستہ فتح پور	۲۰/۹	۱	۲۱/۹
۱۰	محمدی - بسیدہ	۲۳/۸	۲	۲۵/۸	۲۹	سمبور	۲۱/۹	۱	۲۲/۹
۱۱	گونڈہ براستہ لکھنؤ	۲۵/۸	۱	۲۶/۸	۳۰	دعن شگوپور	۲۲/۹	۱	۲۳/۹
۱۲	فیض آباد	۲۶/۸	۱	۲۷/۸	۳۱	کانپور	۲۳/۹	-	۲۳/۹
۱۳	بنارس	۲۸/۸	۲	۳۰/۸	۳۲	مورتھا	[illegible]	۱	۲۴/۹
۱۴	گیا	۳۰/۸	۱	۳۱/۸	۳۳	مسکرا	۲۴/۹	۱	۲۵/۹
۱۵	اردل	۳۱/۸	۱	۱/۹/۸۹	۳۴	راٹھ	۲۵/۹	۱	۲۶/۹
۱۶	بھاگلپور براستہ پٹنہ	۲/۹/۸۹	۲	۴/۹	۳۵	کونچ	۲۶/۹	۱	۲۷/۹
۱۷	برہ پورہ	۴/۹	۲	۶/۹	۳۶	جھانسی	۲۷/۹	۱	۲۸/۹
۱۸	مکوڈ	۶/۹	۱	۷/۹	۳۷	قادیان براستہ دہلی	۱/۱۰/۸۹	-	-
۱۹	خانپور ملکی - بلیہ	۷/۹	۳	۱۰/۹					

اسلام اور عیسائیت ۔ بقیہ صفحہ ۱۱

بقیہ صفحہ ۱۱

میگزین شائع کرتی ہے ۔ ۱۹۸۱ میں ان کی تعداد ۴۰۰ ۲۰ تھی ۔

● آج دنیا میں ۱۹۰۰ عیسائی ریڈیو اور ٹی وی سٹیشن قائم ہیں جبکہ ۱۹۸۷ء میں ان کی تعداد ۱۶۲۰ تھی ۔

لمحۂ فکریہ اسلام کا درد رکھنے والے تمام لوگوں کے لئے یہ اعداد و شمار لمحۂ فکریہ ہیں یقیناً عیسائی طاقتیں آج اس بات پر خوش ہوں گی کہ ان کے خلاف جو جماعت سینہ تانے کھڑی ہے اور جس نے ایک بار ان کے تمام دنیا کو عیسائی بنانے اور کعبہ پر یسوع مسیح کی صلیب لٹکانے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیا تھا وہ خود اپنے ہم مذہبوں کے ہاتھوں ظلم و ستم سہہ رہی ہے اور اسے غیر مسلم کہلانے پر مجبور کیا جا رہا ہے حتی کہ ساری دنیا اس کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے پر تلی بیٹھی ہے لہٰذا اسے عیسائیت کے خلاف مہم چلانے کی فرصت کہاں مگر لاریب یہ ان کی بھول ہے اور جماعت احمدیہ خدا کے فضل و کرم سے آج بھی عیسائیت کے خلاف روز اول کی طرح صف آرا ہے اور عیسائیت کو دلائل و براہین کے ذریعہ شکست فاش دینے کے لئے اس کے ارادوں میں کوئی کمی نہیں آئی ۔ مگر اس کے باوجود حالات اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ تمام مسلمان آپس میں اختلافات کو بھلا کر بنیان مرصوص بن جائیں اور متحد ہو کر اپنی تمام تر طاقتیں عیسائیت کے خلاف صرف کر دیں مگر یہ کام قوت اور طاقت کے بل بوتے پر نہیں بلکہ محبت اور پیار کے ساتھ ان میں اسلام کی زندگی بخش اور حسین تعلیم کو پھیلانے کی صورت میں ممکن ہے ۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ان حالات میں اگر کوئی اسلامی فرقہ یا جماعت اسلام کی سربلندی اور بقا کی طرف دھیان نہیں دیتی اور اسلام کے خوبصورت و حسین چہرے کو ہر قسم کی عالمی سازشوں کا شکار ہونے سے بچانے پر مستعد نہیں ہوتی تو اس کے متعلق شبہ ہے کہ وہ بھی انہی عیسائی طاقتوں کی آلہ کار ہے جو اسلام کو نابود کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ دین مصطفیٰ کو دشمنوں کی نظر بد سے بچائے آمین ۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پبلیکیشن :- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان جمشید ساری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

پیشکردہ : باٹا پلیڈرز کلکتہ ۔ ۱۶ ۔ ۴۴

ٹیلیفون نمبر :- ۲۶-۴۴۰۲، ۴۱۳۱، ۸-۴۱۵۴، ۱۳

نہایت ضروری اعلان

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات کی جو ویڈیو فلم انہوں نے تیار کی ہے اس کی ایک کاپی نیز جو یادگاری تصاویر کھنچوائی گئی ہیں ان کا ایک سیٹ جوبلی دفتر کو اولین فرصت میں ارسال کر کے ممنون فرمائیں تاکہ آپ کا یہ تحفہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا جا سکے۔ جزاکم اللہ

ایڈیشنل سیکرٹری جوبلی کمیٹی قادیان

افضل الذکر لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR RODE
PH. 275475
RESI-273903 } CALCUTTA-700073

ارشادِ نبویؐ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لا تو ہر خرابی برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا۔
محتاجِ دُعا
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
CARDBOARD BOX MFG. CO
PHONE:- 279203
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں ۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTORE
TARUN BHARAT CO OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP CIGARETTE HOUSE AND HERI (EAST)
PHONE:- OFFICE-6348179 / RESI-6289389 } BOMBAY-400099

اَطِعْ اَبَاكَ
اپنے باپ کی اطاعت کر (حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES SIZES
FIREWOOD MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC
PO VANIYAMBALAM -(KERALA)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹرز:- سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری مارکیٹ ناظم آباد کراچی۔ فون ۶۲۹۴۴۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

آٹو ونگس
AUTOWINGS
15, SANT HOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE NO 76360 - 74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(از الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

پیشکردہ:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، ساکٹ جیوان ڈیلرز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۱۰۰ ۷۵۶ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس — انڈسٹریز روڈ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو، ٹی وی آڈیو، گھڑیوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6-ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 60555B
} BANGALORE 560002

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002
PHONE NO 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات)

فون نمبر ۔ ۴۲۹۱۴ ٹیلیگرام "..."

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشنڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ

پتہ

۲-۴-۲/۱۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

LUCAS-TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
HM
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3 P4 P6 P6/3

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں، پیٹرول و ڈیزل، کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبر 28-5222 28-1652

AUTOTRADERS 16 MANGOELANE CALCUTTA-700001 { ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں"

(کشتی نوح)

AIR®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر کے جوتے، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!